قَالَ اللهُ تَعَالىٰ: وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ (النحل ۱۱۶)

اور اپنی زبانوں کے جھوٹے بیان سے نہ کہا کرو۔

آفاتُ اللِّسان

یعنی

زبان کی تباہ کاریاں

تالیف

الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی

ترجمہ

مولانا عبدالرحمن عامر

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

زبان کی تباہ کاریاں

یعنی

آفات اللسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ (النحل ۱۱۶)

اور اپنی زبانوں کے جھوٹے بیان سے نہ کہا کرو۔

آفات اللسان

یعنی

زبان کی تباہ کاریاں

تالیف

الشیخ سعید بن علی بن وهف القحطانی

ترجمہ

مولانا عبدالرحمن عامر

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

MOb:0300- 4826023,042-37114650

نام کتاب	زبان کی تباہ کاریاں
باہتمام	عبدالرحمان عابد
طبع سوم	مئی 2011ء
تعداد	1100
قیمت	-/120

استاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار فیصل آباد
041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ، ڈاک خانہ بازار، چیچاوطنی، ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ عائشہ صدیقہ، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
051-5551014, 0321-5075075

سبحان پبلیکیشنز - ۲۲ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

E:mail;maktabah_muhammadia@yahoo.com
&maktabah_m@hotmail.com
Ph.:042-37114650,Mob.: 0300- 4826023

فہرست عنوانات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مترجم

اِنَّ الۡحَمۡدَلِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ. اَمَّا بَعۡدُ

اللہ عزوجل انسان کا خالق اور مالک ہے اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس پر بے شمار انعامات واحسانات فرمائے جن میں سے ایک گویائی اور مافی الضمیر ادا کرنے کی عظیم صلاحیت بھی ہے جس کا آلہ زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ جسے بھی کوئی قوت وصلاحیت اور نعمت عطا فرماتا ہے اسے شتر بے مہار اور کلی خود مختار نہیں بناتا کہ وہ جو چاہے اور جیسے چاہے کرتا پھرے بلکہ اسے حدود و قیود اور ضوابط کا پابند کرتا ہے تاکہ اس کی بندگی اور اطاعت وفرمانبرداری کا امتحان لیا جا سکے' نیک و بد' فرمانبردار ونافرمان' رحمان اور شیطان کے بندے کا فرق واضح ہو سکے۔

اسی ازلی اور غیر متبدل قانون کے تحت اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان جیسی نعمت عطا کر کے اس کے استعمال کے لئے ضابطے اور قانون بھی مقرر کر دیئے کہ کہاں زبان کو کھولنا اور کہاں بند رکھنا ہے؟ کن مواقع پر اس کو کس کس طرح سے استعمال کرنا ہے؟ اس کا استعمال کہاں واجب' کہاں جائز اور کس جگہ ناجائز وحرام ہے کونسی بات زبان سے نکالنا مفید اور کونسی ضرر رساں ہیں؟ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے انسانیت تک پہنچا دی ہیں (جن کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے

گی) تاکہ لوگ ان ضابطوں کے ذریعے اپنے نفع و نقصان کو معلوم کر کے ان کے مطابق عمل کر سکیں۔

اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے زبان ایک عظیم نعمت ہے جس کے بغیر انسان اور حیوان میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا ہے لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کی بجائے اس سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس کا استعمال ان مواقع پر کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس طرح کچھ لوگ دانستہ طور پر اور کچھ نادانستہ طور پر زبان کے غلط استعمال سے اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور کفران نعمت کے مرتکب ہو کر اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اور یوں ہمیشہ کے لئے اللہ کی ناراضگی اور اس کے شدید عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

کافی عرصہ سے میری خواہش تھی کہ اس موضوع پر کوئی جامع کتاب دیکھنے کا موقع مل جائے مگر ناکام رہا آخر کار اللہ عزوجل نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں حصول علم کا موقع عطا فرمایا تو وہاں پر محترم الشیخ سعید بن علی وھف القحطانی حفظہ اللہ کی کتاب ''آفات اللسان'' دیکھنے کا موقع ملا۔ دوران مطالعہ اسے بہت مفید اور جامع پایا تو اس وقت سے ہی اردو دان طبقہ کے افادہ علمی کی خاطر اس کے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کر لیا تاکہ وہ بھی اس انتہائی اہم موضوع پر اس بہترین کتاب سے مستفید ہو سکیں، جو کہ درحقیقت آفات زبان کے موضوع پر کلام الٰہی فرمان نبوی اور اقوال سلف صالحین کا شاندار مجموعہ ہے اور ہر لحظہ انسان کو اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی اشد ضرورت بھی ہے۔ لیکن کچھ مصروفیات اور کچھ طبعی سستی کے باعث یہ کام مؤخر ہوتا گیا حتیٰ کہ محترم بھائی پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی تالیف و ترجمہ کے کام پر تحفیض اور مسلسل رغبت دلانے پر کتاب ''آفات اللسان'' کے ترجمے کا کام شروع کر دیا جو کہ تدریسی مصروفیات کے باعث وقفے وقفے سے جاری رہا اور تقریباً دو سال

میں مکمل ہوا۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ میری پہلی کوشش ہے اس لئے احباب سے گذارش ہے کہ کہیں لغزش و کوتاہی ہو تو اس سے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اصلاح کی جا سکے۔

آخر میں محترم پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی صاحب، محترم حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب اور محترم بھائی عبداللطیف صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی اور دیگر احباب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس ترجمے میں میری راہنمائی اور تعاون کیا اور اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کتاب کے اکثر حصہ پر نظر ثانی کا شرف بخشا۔

دعا ہے کہ اللہ میرے اس عمل کو اپنی رضا کے لئے خاص کر دے اسے میرے اور میرے والدین و اساتذہ کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ اس کتاب کے مصنف و طابع و ناشر کو فلاح دارین اور جزائے خیر سے نوازے' نیز ہر قاری کے لئے اس کا نفع عام کر دے اس کے مندرجات پر ہم سب کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ.

عبدالرحمٰن عامر عفی اللہ عنہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی
منکیرہ ضلع بھکر

طبع ثالث کا مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ.

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو'' [1]

''لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو' یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے'' [2]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو اور درست بات کیا کرو (اس کے نتیجہ میں) اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور گناہ معاف فرما دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا یقیناً وہ بڑی

---

[1] آل عمران : ۱۰۲

[2] النساء : ۱

کامیابی حاصل کرے گا‘‘ [1]

اما بعد: بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین راہ محمد ﷺ کی ہے۔ اور اپنی طرف سے کوئی چیز ایجاد کر کے دین میں شامل کر لی جائے وہ سب سے بری ہے۔ اور ایسی ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں میں سے اسلام کے بعد زبان ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ زبان دو دھاری تلوار کی مانند ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت (مثلاً قرآن کریم کی تلاوت کرنے، نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے، مظلوم کی مدد کرنے وغیرہ) میں استعمال کیا جائے تو یہی وہ کام ہیں جو ہر مسلمان سے مطلوب ہیں۔ اور اعمال خیر میں زبان کو استعمال کرنا ہی اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

اگر زبان کو شیطان کی اطاعت، مسلمانوں کے درمیان تفریق، جھوٹ بہتان تراشی، غیبت، چغلی، مسلمانوں کی عصمتوں کو پامال کرنے وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو یہ اس عظیم نعمت کی ناشکری ہے اور یہ وہ کام ہیں جو ہر مسلمان پر حرام ہیں۔ زبان کی دو بڑی آفتیں ہیں۔

۱۔ ناحق کلام کرنا

۲۔ اظہارِ حق سے خاموش رہنا

جب کسی شخص کو جان ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو پھر بھی وہ حق بات کے اظہار سے خاموش رہے تو وہ دین سے غافل، ریاکار، اللہ کا نافرمان اور گونگا شیطان ہے جبکہ باطل کلام کرنے والا، ناحق بات کہنے والا بھی اللہ کا نافرمان اور بولنے والا شیطان

---

[1] الاحزاب : ۸۰، ۸۱

ہے۔ اکثر لوگ کلام کرنے اور خاموش رہنے کے معاملے میں راہ حق سے دور ہیں جبکہ میانہ روی اختیار کرنے والے اپنی زبانوں کو باطل سے روکتے اور حق کے راستے میں استعمال کرتے ہیں۔

زبان کی آفات انسان کے لئے انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ اس کے لئے حرام کھانے، ظلم، زنا، چوری، ڈاکہ، شراب خوری وغیرہ گناہوں سے بچنا آسان ہے لیکن زبان کے شر سے بچنا اس کے لئے مشکل ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات نیک، صالح اور زاہد انسان لاپرواہی سے اللہ کو ناراض کر دینے والا کوئی ایسا جملہ منہ سے ادا کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ ستر سال کی مسافت کے برابر آگ کی گہرائی میں جا گرتا ہے۔ قابل افسوس بات ہے کہ بہت سے متقی اور پرہیزگار لوگ جو ظلم، برائی اور بے حیائی سے تو مکمل اجتناب کرتے ہیں مگر ان کی زبانیں بڑی بے فکری و لاپرواہی سے زندوں اور مردوں کی توہین و تحقیر میں لگی رہتی ہیں۔

افرادِ معاشرہ اور امت اسلامیہ پر زبان کے انہی مہلک اثرات و خطرات کے باعث میں نے اس اہم موضوع پر توفیق الٰہی کے ساتھ کتاب و سنت سے مواد جمع کیا ہے جو تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ میں نے اپنی اس تالیف میں قابل اعتماد مراجع و مصادر سے مواد جمع کرنے کی کوشش کی ہے جس کا زیادہ تر حصہ قرآن کریم اور سنت نبویہ مطہرہ پر مشتمل ہے یہی وہ دو خالص چشمے ہیں کہ جس نے بھی انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا کامیاب و کامران ہوا اور جس نے ان سے منہ پھیر لیا ناکام و نامراد ہوا اور اس کی تمام تر محنت و کوشش ضائع ہو گئی۔

میں نے اس تالیف میں مذکور تمام احادیث کے اصل مصادر کا ذکر کر دیا ہے نیز صحیح بخاری و صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب کی احادیث کا درجہ (حسن، صحیح) اہل علم کی رائے کے مطابق ذکر کر دیا ہے۔

میں نے اپنی اس تالیف کا نام ''زبان کی آفات قرآن و سنت کی روشنی میں'' رکھا ہے

اس میں جو بات درست ہے وہ اکیلے اللہ منان کی طرف سے ہے اور جو کمی وکوتاہی ہے وہ میری اور شیطان کی طرف ہے اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

میں اللہ عزوجل عرش عظیم کے مالک سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو اپنی رضا کے لئے خاص کر لے۔ اور مجھے دنیا و آخرت میں اس سے بہرہ مند فرمائے جہاں مال و اولاد کچھ فائدہ نہ دے سکیں گے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے' سننے' اور شائع کرنے والے کو بھی نفع پہنچائے اور اسے ہمارے حق میں حجت بنا دے ہمارے خلاف دلیل نہ بنائے۔ اللہ ہی سوال کئے جانے والوں اور لائق امید ہستیوں میں سب سے بہتر ہے وہی ہمیں کافی ہے اور بڑا اچھا کارساز ہے۔ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ علی وعظیم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے' مخلوق میں سے بہترین ہستی' وحی کے امین ہمارے حبیب' رہبر و راہنما' امام و رسول محمد بن عبداللہ آپ کی آل واصحاب اور قیامت تک آنے والے متبعین پر رحمت' سلامتی و برکت نازل فرمائے آمین۔

تحریر کنندہ

سعید بن علی بن وھف القحطانی

۱۳/ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ

الباب الأول

الفصل الأول

غیبت

مبحث : ۱

غیبت کی تعریف

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اہل علم نے غیبت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔

امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''غیبت یہ ہے کہ انسان کسی کے عیوب بلاضرورت ذکر کرے''۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے غیبت کی تعریف یوں کی ہے: ''کوئی اپنے مسلمان بھائی کا تذکرہ ایسے انداز سے کرے جو اسے معلوم ہونے پر پسند نہ آئے''۔

امام ابن الاثیر رحمہ اللہ اپنی کتاب ''النہایہ'' میں فرماتے ہیں: ''کسی انسان کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر برے انداز سے کرنا خواہ وہ برائی اس میں موجود ہو غیبت ہے''۔

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الاذکار'' میں امام غزالی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کسی انسان کا ایسے انداز سے تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرے غیبت کہلاتا ہے۔ مثلاً

کسی کی بدنی، دینی دنیوی، شخصی، اجتماعی حالت یا اس کی اخلاقی و مالی حالت، اس کی حرکات وسکنات، خوشی وغمی کی کیفیت یا اس کی اولاد، بیوی، خادم وغیرہ اس کے متعلقہ امور وافراد کو ناپسندیدہ انداز سے ذکر کرنا خواہ زبان سے ہو یا اشارہ کنایہ سے یہ سب باتیں غیبت ہیں''۔

امام ابن التین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی کی غیر موجودگی میں اس کا تذکرہ اس طرح کرنا جسے وہ پسند نہ کرے غیبت ہے''۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بعض فقیہ کسی مسئلہ میں دوسرے عالم کی تردید کرتے ہوئے بسا اوقات یوں لکھ دیتے ہیں کہ: بعض مدعیان علم نے یوں کہا، بعض نیکی وتقویٰ کے دعویداروں نے اس طرح کہا وغیرہ تو اس قسم کی باتیں بھی غیبت ہی ہیں جن سے پڑھنے والے کو اصل مقصود شخص کا علم ہو جائے۔

اور کچھ لوگوں کا کسی کا ذکر کرتے ہوئے کہنا کہ: اللہ ہمیں معاف فرمائے، یا اللہ ہم پر رحمت فرمائے، یا ہم اللہ سے سلامتی کے طالب ہیں وغیرہ بھی غیبت میں داخل ہے۔[1]

غیبت کا تعلق صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اشارہ، کنایہ، چٹکی، تحریر، تصویر وغیرہ تمام ذرائع جن سے غیبت کرنے کا مقصد حاصل ہو، لوگ بات کا مقصد سمجھ لیں اور متعلقہ شخص کو جان لیں غیبت میں داخل ہیں مثلاً چلنے یا بولنے میں کسی کی نقالی بھی غیبت ہے بلکہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ نقالی اس کے عیب کی منظرکشی اور مطلب بیان کرنے میں زبان کے ساتھ بولنے سے زیادہ واضح ہے۔

---

[1] فتح الباری: ۱۰/۴۶۹

مبحث : ۲

غیبت اور چغلی کے درمیان فرق

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل علم کے ہاں غیبت اور چغلی کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ آیا یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک شخص کا حال اس کی مرضی کے بغیر اختلاف ڈالنے کی غرض سے دوسروں کے سامنے بیان کرنا چغلی ہے جبکہ غیبت یہ ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا تذکرہ ایسے انداز سے کرنا جسے وہ پسند نہ کرے۔ چغلی میں اختلاف ڈالنے' شر و فساد کو ہوا دینے کا ارادہ ہوتا ہے جبکہ غیبت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور غیبت کسی شخص کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے۔[1]

مبحث : ۳

غیبت کا حکم

غیبت کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کی حرمت پر کتاب و سنت اور اجماع امت سے بے شمار واضح دلائل ہیں۔

---

[1] فتح الباری : ۱۰ / ٤٧٣

مبحث : ۴

غیبت کی مذمت اور وعید (قرآن حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا﴾[1]

''اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے مگر یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ﴾[2]

''اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارا کوئی ایسا ہے جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾[3]

۱۔ النساء : ۱٤۸ ۲۔ الحجرات : ۱۲
۳۔ الھمزۃ : ۱

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہو''۔

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝﴾ (ق : ۱۸)

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک نگران ہر وقت موجود رہتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝﴾[1]

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے''۔

غیبت کی مذمت اور وعید (احادیث کی روشنی میں)

زبان کی آفات میں سے غیبت ایک خطرناک آفت ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے:

۱. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيْلَ: اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ: قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ.[2]

''سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے

---

[1] الاسراء : ۳۶ [2] صحیح مسلم : ۴ / ۲۰۰۰

رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے کسی کا مسلمان بھائی کو ایسے انداز سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو (غیبت ہے) عرض کیا گیا اگر واقعی اس میں وہ عیب پایا جاتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگر حقیقتاً اس میں وہ خامی ہے تو یہ غیبت ہے اگر وہ خامی اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے"۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَ کَذَا تَعْنِیْ قَصِیْرَةً فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَآءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ: وَ حَکَیْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اِنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَانًا وَ اِنَّ لِیْ کَذَا وَ کَذَا[1]

"سیدنا ابو حذیفہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اظہار کیا کہ صفیہ تو پست قد والی ہے آپ نے فرمایا: عائشہ! تو نے ایسی (خطرناک) بات کی ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے گا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزید) فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے آپ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو کثیر مال و دولت کے عوض بھی کسی کی نقالی پسند نہیں کرتا"۔

۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ لِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ یَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ۔[2]

---

[1] سنن ابی داؤد : ۴/۲۶۹ ، صحیح الجامع : ۵/۳۱

[2] سنن ابی داؤد : ۴/۲۶۹ ، صحیح الجامع : ۵ / ۵۱

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے میں نے کہا جبرئیل: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں پر حملہ آور ہوتے تھے''۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ، وَ لَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهُ، وَمَالُهُ، وَ دَمُهُ، اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ [1]

''سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، اور نہ ہی اس کا تعاون ترک کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت اور مال، اور خون، دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ دل میں ہوتا ہے کسی کے برے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ دوسرے کسی مسلمان کو حقیر سمجھے''۔

۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هَاهُنَا وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ

[1] صحیح مسلم : ٤/ ١٩٨٤ ، سنن ابی داؤد : ٤/٢٧٣

يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ. كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ.[1]

''سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم باہم حسد نہ کرو، جب چیز خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو دوسروں کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانے کے لئے چیزوں کی قیمتیں نہ بڑھاؤ، کسی سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو نہ ہی کوئی دوسرے کی خرید و فروخت کے معاملے میں ناجائز مداخلت کرے۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے جو اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی مدد چھوڑتا ہے نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ دل میں ہوتا ہے، کسی انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے''۔

فوت شدہ مسلمان کی غیبت کرنا زندہ مسلمان کی برائی بیان کرنے سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، کیونکہ زندہ آدمی سے معاف کرالینا یا اس سے معذرت کرلینا ممکن ہے۔

۶۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَلَا تَقَعُوْا فِيْهِ.[2]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدہ ساتھی کی عزت پر حملہ آور ہونے سے باز رہو''۔

۷۔ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

---

[1] صحیح مسلم: ۱۹۸۶/٤، الترمذی: ٣٢٥/٤

[2] سنن ابی داؤد: ٤/ ٦٧٥، صحیح الجامع: ۲۷۹/۱

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَ لَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعُ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَ مَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ بَيْتِهِ[1]

''سیدنا ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ایمان کے دعویدارو! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ہی ان کے عیبوں کا پیچھا کرو۔ کیونکہ جو ان کی خامیوں کے درپے ہوگا اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرے گا اور جس کے عیوب کا پیچھا اللہ تعالیٰ کرے اسے اس کے گھر کے اندر بھی رسوا کردے گا''۔

فوائد

مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ مسلمان کی غیبت کرنا منافق کی علامت ہے۔

۲۔ اس میں مسلمان کی لغزشوں کا تعاقب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ اللہ ان کی خامیاں لوگوں پر واضح کردے گا۔

۳۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کی غیبت کرنے والوں کو ان کے برے عمل کا بدلہ اسی دنیا میں بھی دیا جائے گا۔

۸۔ عَنِ الْمِسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَ مَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَ مَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَ

---

[1] سنن ابی داؤد : ۲۷۰/۴ ، مسند احمد : ۴۲۱/۴ ، صحیح الجامع : ۳۰۸/۶

رِیَآءٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ[1]

''سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی اہانت کر کے کھانا کھایا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جہنم کی آگ سے اسی قدر لقمے اسے کھلائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی توہین کر کے لباس حاصل کیا اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اسی قدر لباس پہنائے گا اور جس نے دنیا میں کسی آدمی کا شہرت اور ریاکاری کی غرض سے ساتھ دیا اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں شہرت و ریاکاری کے مقام پر کھڑا کرے گا''۔

فوائد

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ:

ا۔ جو شخص کسی سے مسلمان کی غیبت' اہانت' ایذاء رسانی کے عوض کھانا یا لباس حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے کھانا کھلائے گا اور آگ کے کپڑے پہنائے گا۔ کیونکہ اصول یہ ہے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

اہل علم نے شہرت و ریاکاری کے کھڑے ہونے کے دو معانی ذکر کئے ہیں۔

ا۔ پہلا یہ کہ باء متعدی بنانے کے لئے ہے یعنی جو کسی شخص کو کھڑا کر کے اس کی نیکی و تقویٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کی انوکھی کرامات لوگوں کے سامنے بیان کر کے اسے ذاتی اغراض اور دنیاوی مفاد کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا اور فرشتوں کو حکم کرے گا کہ وہ اس سے ویسا ہی سلوک کریں اور اس کے جھوٹ کو ظاہر کریں۔

---

[1] سنن ابی داؤد: ٤/٢٧٠، مسند احمد: ٤/٢٢٩، سلسلۃ الصحیحۃ: ٢/٦٣٢

ب۔ دوسرا یہ کہ باء سببیت کے لئے ہے یعنی

۲۰۔ جو کسی مالدار اور عظیم المرتبت آدمی کے پاس اپنے آپ کو بڑا متقی، پرہیز گار اور صالح آدمی ظاہر کرتا ہے تا کہ اسے عزت حاصل ہو اور وہ اسے نیک سمجھ کر مال عطا کرے اور اس کا معتقد بن جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کاروں کے ساتھ کھڑا کر کے رسوا کرے گا اور انہی جیسا عذاب دے گا۔

۹۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَالَ شَهِدْتُ الْاَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ لِاَشْيَاءَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَقَالَ لَهُمْ: عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَ هَلَكَ۔[1]

''سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی معمولی باتوں کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ کیا اس چیز میں کوئی حرج ہے؟ کیا اس کام میں کوئی گناہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے معمولی گناہوں کو ختم کر دیا ہے۔ البتہ جو کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کرتا ہے۔ وہ گنہگار ہوا اور برباد ہو گیا''۔

۱۰۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔[2]

''سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا سود (گناہ) کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی ہے''۔

---

[1] مسند احمد:۴/۱۷۸ ،ابو داوٗد:۲/۲۱۱ ،ابن ماجہ:۲/۱۱۳۷ ،صحیح ابن ماجہ:۲/۲۵۲

[2] سنن ابی داوٗد: ۴/۲۶۹ ، مسند احمد : ۱/۱۹۰ ، صحیح الجامع : ۲/۴۴۲

فائدہ

۱۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کی تحقیر' اس پر تہمت لگانا' لعنت ملامت' گالی گلوچ بہت بڑا سود گنا اور سخت جرم ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنی عزت مال سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے سود کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

۱۔ معروف سود : وہ مال جو مقروض سے اصل زر پر زائد وصول کیا جاتا ہے۔

۲۔ غیر معروف سود : کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی کرنا بھی سود ہے۔ سود کی یہ قسم انجام کے لحاظ سے زیادہ خوف ناک اور سخت حرام ہے۔

اا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا قصہ مذکور ہے کہ جب ان سے زنا کا ارتکاب ہوا تو از حد نادم ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں آ کر نہ صرف اپنے جرم کا بار بار اقرار کیا بلکہ یہ درخواست بھی کی کہ مجھ پر حد جاری کر کے اس گناہ سے پاک فرمائیں تو آپ ﷺ نے تحقیق کے بعد اسے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں نبی ﷺ نے سنا کہ ایک شخص اپنے دوسرے ساتھی کو ماعز رضی اللہ عنہ کے متعلق کہہ رہا تھا دیکھو اللہ نے اس کے عیب پر پردہ ڈالا تھا مگر وہ نفس کے بہکاوے میں آ کر کتے کی موت مر گیا۔

آپ ﷺ یہ سن کر چلتے رہے یہاں تک کہ بدبودار مردہ گدھے کے قریب سے گذرے تو فرمایا فلاں فلاں کہاں ہیں' جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا یہ مردار کھاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام نہیں؟ تو آپ نے فرمایا تم ابھی اپنے بھائی کے بارے میں جو باتیں کر رہے تھے اس کا گناہ مردار کھانے سے زیادہ شدید ہے- اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے ماعز (رضی اللہ عنہ) جنت کی نہروں میں غوطہ زن ہے۔"[1]

۱۲۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ : مَنْ شَاقَّ شَقَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوْا: اَوْصِنَا فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِّنْ اِهْرَاقِ دَمِهٖ فَلْيَفْعَلْ.[2]

"سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص محض شہرت کے لئے کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ویسا ہی سلوک کرے گا اور جو کسی پر سختی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس پر سختی کرے گا، لوگوں نے عرض کیا ہمیں وصیت فرمائیں تو آپ نے فرمایا انسانی جسم میں سب سے پہلے اس کا پیٹ متعفن ہوگا اس لئے صرف رزق حلال کھاؤ اور جو یہ چاہتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان اس کا بہایا ہوا چلو بھر خون بھی حائل نہ ہو تو اسے اس کی پوری کوشش کرنی چاہئے"۔

فوائد

۱۔ اس حدیث میں مؤمنوں کے متعلق بے ہودہ گفتگو کرنے اور ان کی کوتاہیوں اور لغزشوں کے اظہار سے منع کیا گیا ہے۔

---

[1] مسند ابی یعلی، بیہقی : ۲۲۷/۸ قال ابن کثیر اسنادہ صحیح : ۲۱۶/۴

[2] صحیح بخاری مع الفتح : ۱۲۸/۱۳

۲۔ مسلمانوں کو اہل ایمان کے طریقے اختیار کرنے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ اس حدیث میں لوگوں کو اہل ایمان پر سختی کرنے اور ان کی ایذاء رسانی سے روکا گیا ہے''۔[1]

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ. وَ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِهِ.[2]

''اے میرے اللہ میری امت میں سے جو شخص میری امت کے معاملات میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت کے معاملات میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان سے نرمی کرے، تو تو بھی اس پر نرمی فرما''۔

مبحث : ۵

کسی مسلمان کی غیبت سننے والے کا فرض

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب کسی کے سامنے دوسرے مسلمان کی غیبت کی جائے تو اس کا فرض ہے کہ اس کی تردید کرے اور اسے منع کرے، اگر وہ باز نہیں آتا تو اسے ہاتھ سے روکے، ورنہ خود اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔ اور اگر اپنے کسی استاذ، محسن، یا

---

[1] فتح الباری: ۱۳۰/۱۳

[2] صحیح مسلم: ۱۴۵۸/۱۳

کسی صالح انسان کی غیبت سنے تو اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرے"[1]

۱۔ "سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے پوچھا مالک بن الدخیشن کہاں ہے؟ بعض نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو وہ کلمہ گو اور رضائے الٰہی کا طالب ہے' ایک شخص نے کہا ہمیں تو وہ منافقوں کا ہمدرد اور خیر خواہ نظر آتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے "لا الـــه الا الله" پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دی ہے"[2]

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَبِیْ طَلْحَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ اِمْرِیءٍ یَخْذُلُ اِمْرَءً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَکُ فِیْهِ حُرْمَتُهٗ وَ یُنْتَقَصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ' اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ فِیْهِ نُصْرَتَهٗ. وَ مَا مِنْ اِمْرِیءٍ یَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَقَصُ فِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَ یُنْتَهَکُ فِیْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ نُصْرَتَهٗ.[3]

"سیدنا جابر بن عبداللہ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی مدد ایسے مقام پر ترک کر دے جہاں اس کی عزت و حرمت پامال کی جا رہی ہو اور اس کے خلاف باتیں کی جا رہی ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد چھوڑ دے گا جہاں وہ اللہ کی مدد

---

[1] الاذکا للنووی : ۲۹٤

[2] صحیح بخاری : ۱/۱۱۰ ، صحیح مسلم : ۱/٤٥٥

[3] سنن ابی داؤد : ٤/۲۷۱ ، مسند احمد : ٤/۳۰ ، صحیح الجامع الصغیر : ٥/۱٦۰

(کے حصول) کو پسند کرے گا اور جو کسی مسلمان کی اہانت اور اس کی عزت و حرمت کی پامالی کے موقع پر اس کا تعاون کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ اللہ کی مدد (کے حصول) کو پسند کرے گا"۔

۳۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

"سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آگ سے محفوظ رکھے گا"۔

۴۔ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ.[2]

"سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے"۔

۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ فِيْ تَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَهُ رِدَآءُهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) (بِئْسَ مَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ يَا

---

[1] مسند احمد : ٦/٤٥٠ ، سنن الترمذی : ٤/٣٢٧ ، صحيح الجامع الصغير : ٥/٢٩٥

[2] مسند احمد : ٦/٤٦١ ، صحيح الجامع : ٥/٢٩٠

رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا) فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تبوک میں ایک موقع پر مجلس میں دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کس وجہ سے پیچھے رہ گیا ہے؟ بنوسلمہ قبیلے کے ایک آدمی نے کہا کہ اسے اس کی دو چادروں (کی خوبصورتی نے) اور اپنے کندھوں کو بار بار دیکھنے نے روک لیا ہے (یعنی اسے دنیاوی زیب و زینت میں مشغولیت نے روک لیا ہے) یہ سن کر سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے بری بات کہی، اللہ کی قسم ہم تو اس کے بارے میں اچھا ہی جانتے ہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے''۔

مبحث : ۲

غیبت کے اسباب

جب ایک باشعور مسلمان غیبت اور چغلی کے اسباب پر غور کرتا ہے تو اسے کئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱، ۲۔ غیبت کرنے والے کے دل میں دوسرے شخص کے متعلق بغض و عداوت اور غصہ ہوتا ہے اور وہ ذاتی انتقام اور غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اس پر بہتان تراشی، اس کی غیبت اور چغلی کرتا ہے۔

۳۔ ذاتی فضیلت و شرف کا اظہار اور دوسرے کی تحقیر کرنا، مثلاً گفتگو کرتے ہوئے

---

[1] صحیح بخاری: ۱۳۰/۵، صحیح مسلم: ۲۱۲۲/۴

کسی کے متعلق یوں کہنا فلاں جاہل ہے' وہ بات سمجھ نہیں سکتا یا عمدہ گفتگو نہیں کر سکتا وغیرہ' اس طرح کی باتوں سے وہ لوگوں پر اپنی فضیلت و شرف' خامیوں سے براءت اور دوسرے کو کمتر ظاہر کرنا چاہتا ہے' یہ وہی خود پسندی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں شمار کیا ہے۔

۴۔ دوست احباب کو راضی کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہ کی مجالس میں شرکت کرنا خواہ اس کام سے اللہ ناراض ہو جائے یہ ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔

۵۔ اہل علم واصحاب رائے کی کوتاہیوں پر تعجب کا اظہار کرنا' مثلاً کسی کا نام لے کر کہنا کہ فلاں سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا مگر تعجب ہے کہ وہ عالم' صاحب عقل یا بزرگ ہونے کے باوجود اس طرح کی غلطیاں کرتا ہے' البتہ کسی کو خاص کئے بغیر صرف غلطی پر اظہار تعجب درست ہے۔

۶۔ دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور انہیں کم تر ظاہر کرنا۔

۷۔ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص پر اللہ کے لئے غصے کا اظہار کرنا' مثلاً کسی کا نام لے کر یوں کہنا "اسے اللہ سے حیا نہیں آتی' ایسے کام کرتے ہوئے وہ اللہ کا خوف نہیں محسوس کرتا وغیرہ' اور ایسے اس کی توہین اور غیبت شروع کر دے۔

۸۔ <u>حسد:</u> ایک آدمی کے سامنے لوگ جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے حسد کرنے لگتا ہے' پھر حاسد اس کے مداحوں کی نظر میں اس کا مرتبہ و مقام کم کرنے کے لئے اس کی غیبت شروع کر دیتا ہے تو ایسا شخص اپنی شخصیت اور سوچ کے لحاظ سے بڑا گندہ اور کمینہ انسان ہوتا ہے۔

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا صاف دل اور سچا انسان' صحابہ نے عرض کیا سچے انسان کو ہم

جانتے ہیں مگر صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ پرہیز گار اور صاف باطن کا مالک جس کے دل میں گناہ' بغاوت' بغض اور حسد نہیں ہے''۔[1]

۹۔ لوگوں کے ساتھ مصنوعی ہمدردی اور مہربانی کا اظہار کرنا' مثلاً کسی کے متعلق دوسروں سے کہے کہ ''میں اس بیچارے کے متعلق بہت پریشان ہوں کہ وہ کس طرح گناہوں سے آلودہ ہوتا جارہا ہے مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے وغیرہ۔

۱۰۔ بناوٹ' دل لگی مذاق اور ہنسی غیبت کرنے والا بدبخت انسان مجلس میں دوسروں کی خامیاں اس طرح بیان کرتا ہے کہ لوگ اس سے ہنستے اور خوش ہوتے ہیں اور یہ جھوٹ غیبت اور خود پسندی میں بڑھتا چلا جاتا ہے ایسے ہی شخص پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے آپ نے فرمایا:

وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ.

''جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے ہلاکت' بربادی اور تباہی ہے''۔[2]

۱۱۔ کسی پر گناہ کا الزام لگا کر خود اس سے بری ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کیا ہے۔ اس کی ذمہ داری اور عیب دوسرے پر ڈال کر خود کو خامیوں سے بری ظاہر کرتا ہے۔

۱۲۔ یہ تصور و گمان کہ شاید فلاں اس کے دوستوں یا کسی عظیم آدمی یا حکمران کے پاس اس کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے یا اس کی توہین کرنا چاہتا ہے اس لئے یہ اس سے پہلے ان کے پاس جا کر اس کی غیبت کرتا ہے تا کہ اس کا مرتبہ و مقام اور اعتبار ان کی نظر میں ختم ہو جائے۔

---

[1] سنن ابن ماجه: رقم: ٤٢١٦ ، صحيح ابن ماجه : ٤١١/٢

[2] جامع ترمذی : ٥٥٧/٤ ، صحيح الترمذی : ٢٦٨/٢

مبحث : ۷

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ انسان اپنے آپ کو یہ سمجھائے کہ وہ غیبت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غصے کا نشانہ بن جائے گا جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

''ایک شخص اللہ کا پسندیدہ کلمہ بولتا ہے اور اسے اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کلمہ کے بدلے قیامت تک کے لئے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کا کلمہ بولتا ہے لیکن اسے اس کی قباحت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے''۔[1]

۲۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کسی کی غیبت کرنے کی وجہ سے آخرت میں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے گناہ اپنے سر لینا پڑیں گے۔ پھر صرف ایک نیکی کی کمی یا ایک گناہ کی زیادتی کے باعث گناہوں کا پلڑا بھاری ہونے کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ عزوجل کے سامنے جھگڑے' لوگوں کے مطالبے' سوال و جواب اور محاسبے کی ذلت کے علاوہ صرف نیکیوں میں کمی ہی بہت بڑی سزا ہے۔

جب ایک مسلمان غیبت کی وعید سے متعلقہ احادیث کی حقانیت پر یقین رکھے اور کما حقہ ان پر غور کرے نیز اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی فکر کرے تو اس کی زبان سے کبھی کسی کی غیبت نہ نکلے گی۔ اسے لوگوں کے عیوب دیکھنے اور ان پر طعن

---

[1] جامع ترمذی : ٥٥٩/٤ ، سنن ابن ماجہ : ٤٦٩/٢ ، صحیح ترمذی : ٢٦٩/٢

کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ اور ندارد شخص کو اپنے گناہوں پر اللہ عالم الغیب سے حیا کرنی چاہیے اور اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کے لئے عذر اور گنجائش تلاش کرے' اسے گناہوں میں ملوث ہونے پر اسی طرح عاجز سمجھے جس طرح وہ خود گناہوں میں ملوث نہ ہونے سے عاجز ہے۔ اگر کسی کی مذمت جسمانی عیب کی وجہ سے کر رہا ہے تو گویا وہ خود خالق کی مذمت کر رہا ہے' کیوں کہ صنعت کا عیب صانع کے عیب دار ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی خامیوں کی اصلاح کرنی چاہیے اور یہ بڑا اچھا مشغلہ ہے۔

۲۔ انسان غیبت پر آمادہ کرنے والے اسباب پر غور کرے کیونکہ بیماری کا مکمل علاج اس کے معاون اسباب ختم کرنے سے ہی ممکن ہے' اگر کسی کی غیبت کرنے کا سبب اس پر غصہ اور ناراضگی ہے تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر میں غیبت کر کے اس پر اپنا غصہ ٹھنڈا کروں گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی غیبت کرنے کی وجہ سے میرے اوپر اپنا غصہ نکال سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے مجھے اس کام سے منع کیا ہے اور میں اس کی نافرمانی کر کے اس کے حکم کا مذاق اڑا رہا ہوں اور اس کے غضب کو دعوت دے رہا ہوں۔

۳ اگر غیبت کرنے کا سبب دوست احباب کی موافقت اور رضامندی ہے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس طرح وہ مخلوق کی رضامندی سے اللہ کی ناراضگی کا متلاشی بن کر اس کے غضب کو بھڑکا رہا ہے' وہ شخص کتنا بدنصیب ہے جو محتاج اور عاجز مخلوق کی خوشی کے لئے اپنے مالک اور خالق کو ناراض کر رہا ہے۔

اگر غیبت کا سبب اللہ کے لئے کسی سے ناراضگی ہے تو اس کا تذکرہ کسی شرعی ضرورت کے بغیر نہ کرے جبکہ عام لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو۔

اگر غیبت کا باعث اپنی پاک دامنی اور دوسروں کی خامیوں کا اظہار ہے تو وہ غیبت کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہا ہے اور اپنی پاک دامنی کے تقاضوں کے برعکس

غیبت جیسے گناہ کا کام کر رہا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کی ناراضگی مخلوق کی ناراضگی سے بہت سخت ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے مخلوق کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے اس پر اللہ کو غصہ آتا ہے اور مخلوق بھی اس سے راضی نہیں ہوتی۔

اگر کسی کی غیبت سے مقصود اپنی نیکی و تقویٰ اور فضیلت و شرف کا ثبوت مہیا کرنا ہے تو اس طرح اللہ کے ہاں پہلے اگر اس کا کوئی مقام ہے تو وہ بالکل ختم ہو جائے گا اور غیبت کی وجہ سے لوگوں میں بھی مرتبہ کمتر بلکہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اگر لوگ احترام کرتے رہیں تب بھی اس کا اللہ کے ہاں کوئی فائدہ نہ ہوگا' کیونکہ لوگوں کے دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اس لئے انسان کو ظاہر پر اعتماد کر کے دھوکے میں نہ رہنا چاہئے بلکہ عزت و ذلت پر اثر انداز ہونے والے ان مخفی امور پر بھی غور کرنا چاہئے۔

✔ اگر غیبت کسی سے حسد کی بنا پر کر رہا ہے تو اس نے دنیا و آخرت کے دونوں عذاب جمع کر لئے ہیں کیونکہ حاسد اس دنیا میں تنگ دلی' غم اور پریشانی کا شکار رہتا ہے' دوسروں کے مال و دولت عزت و شرف کو دیکھ کر مسلسل جلتا رہتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب سے دوچار ہوگا۔ حاسد درحقیقت لاعلمی کی وجہ سے محسود (جس سے وہ حسد کر رہا ہے) کا دوست ہوتا ہے' کیونکہ آخرت میں اس کی نیکیاں اسے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو یہ اس کی برائیاں اپنے سر لے لے گا۔ مزید یہ کہ حاسد کے حسد اور غیبت سے جس پر حسد کیا جائے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات یہ اس کے فضل و شرف کی شہرت کا ذریعہ بنتا ہے۔

✔ اگر غیبت کا سبب کسی کی تحقیر اور مذاق اڑانا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ دوسروں کا مذاق اڑا کر درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے سامنے خود اپنے آپ کو رسوا کر رہا ہے اور یہی اصل خسارہ ہے۔

اگر غیبت کا سبب کسی کے ساتھ ہمدردی و مہربانی کا جذبہ ہے تو پھر بھی یہ کوئی

پسندیدہ اور اچھا طریقہ نہیں' کیونکہ اس طرح وہ دوسرے کے ساتھ ہمدردی کر کے خود ایک حرام کام (غیبت) کا ارتکاب کر رہا ہے اگر وہ اس کی خیر خواہی میں مخلص ہوتا تو تنہائی میں اسے نصیحت کرتا اور صحیح کام کی طرف راہنمائی کر کے اپنی ہمدردی و خیر خواہی کا حق ادا کرتا' جبکہ اس نے دوسروں کے سامنے غیبت شروع کر کے اپنا ہی نقصان کر لیا ہے۔

اگر غیبت کسی صاحب علم وعمل یا کسی صاحب مال و جائیداد پر اظہار تعجب کے لئے ہے تو سب سے پہلے اسے اپنے آپ پر تعجب کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح دوسرے کے دینی و دنیاوی کمال کی وجہ سے اپنے دین کا خسارہ اور آخرت کی بربادی کر رہا ہے۔ اور وہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سے پردے چاک کر کے اسے دنیا میں ہی ذلیل ورسوانہ کر دے اور یہ لوگوں کے لئے نشان عبرت بن کر رہ جائے' جس طرح آج یہ دوسروں پر اظہار تعجب کر رہا ہے کل کوئی اس پر بھی تعجب کرے گا۔

جب کوئی ذی شعور و صاحب عقل غیبت کے اسباب پر غور کرے پھر ہمارا تجویز کردہ نسخہ استعمال کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ غیبت کے نقصان سے بچ سکتا ہے اور جلد ہی وہ ایسا آدمی بن سکتا ہے جو دوسروں کی خامیوں کی بجائے اپنے کردار پر غور کرے' بری' گھٹیا اور غلط بات سے اپنی زبان کی حفاظت کرے اس طرح وہ دنیا وہ آخرت کی بھلائیاں جمع کر لے گا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مبحث : ۸

غیبت سے توبہ کا طریقہ

غیبت کرنے والے نے اگر کسی مسلمان کی غیبت کی ہے تو جس وقت جھگڑے' فساد اور مزید کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اس سے معافی کی درخواست کرے۔ اگر متعلقہ شخص کے سامنے اعتراف کرنے سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہو تو جن مجالس میں اس کی غیبت کرتا رہا ہے وہاں اس کا اچھا تذکرہ کرے' اس کی نیکیاں اور خوبیاں بیان کرے' اس کے لئے دعائے خیر کرے اور اس کا دفاع کرے۔ توبہ کی دوسری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بساط بھر غیبت کو روکنے کی کوشش کرے تو اس کے یہ کام سابقہ اعمالِ بد کا کفارہ بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

مبحث : ۹

غیبت کی جائز صورتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا﴾.[1]

''اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو یقیناً اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

---

[1] النساء: ۱٤۸

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ هِنْدٌ اُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَىٰ جُنَاحٌ اَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهٖ سِرًّا؟ قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَ بَنُوْكَ مَا يَكْفِيْكَ بِالْمَعْرُوْفِ[1]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل شخص ہے اگر میں خفیہ طریقے سے اس کے مال میں سے کچھ لے لوں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اور تیرے بچے اس کی حیثیت کے مطابق حسب ضرورت لے سکتے ہو۔

۳۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے خاوند ابوعمرو بن حفص نے مجھے اپنے وکیل کے ذریعے تیسری طلاق بھیجی اور خرچ کے لئے کچھ جو دیئے میں ان کو کم سمجھ کر ناراض ہوئی تو اس نے کہا تو مجھ سے کچھ بھی لینے کی حقدار نہیں ہے' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو آپ نے فرمایا تجھے خرچہ لینے کا حق نہیں ہے۔ اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجھے ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت گذارنے کا حکم دیا' پھر فرمایا اس کے پاس صحابہ بکثرت جاتے رہتے ہیں تو عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (جو نابینا صحابی ہیں) کے ہاں عدت گذار اور جب عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ میں عدت گذار کر آپ کے پاس گئی اور بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ (اس کے جواب میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم عورتوں کو بہت مارتا ہے' جبکہ معاویہ مفلس آدمی ہے' تو اسامہ بن زید سے شادی کر لے' میں نے انہیں ناپسند کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی فرمایا تو میں نے اسامہ سے شادی کر لی۔ اللہ نے مجھے اس شادی میں

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ٤/٤٠٥

اس قدر برکت دی کہ لوگ مجھ سے رشک کرتے تھے‘‘۔[1]

۴۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ : اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهٗ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ: اَيْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔[2]

’’سیدنا عروۃ بن زبیر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس سے نرم گفتگو کی۔ اس کے جانے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول پہلے تو آپ اسے برا کہہ رہے تھے لیکن آپ نے اس سے کلام میں نرمی اختیار کی ہے اس پر آپ نے فرمایا سب سے برا انسان وہ ہے جس کے شر سے بچنے کے لئے لوگ اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی صحیح میں اس طرح باب کا عنوان قائم کیا ہے:

’’لوگوں کا کسی کو طویل یا پستہ قد کہنا جائز ہے یا نہیں، نبی ﷺ نے ایک موقعہ پر دریافت فرمایا ’’ذوالیدین (لمبے ہاتھوں والا) کیا کہتا ہے؟‘‘ اور ایسے الفاظ کا بیان جن سے کسی کی عیب جوئی مقصود نہ ہو۔[3]

---

[1] صحیح مسلم: ۲/۱۱۱٤ [2] صحیح بخاری: ۷/۸٦، صحیح مسلم: ٤/۲۰۰۲ [3] صحیح بخاری: ۷/۸۵

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شرعی مقاصد کے لئے چھ اسباب کی بنیاد پر ان کی غیبت کرنا جائز ہے۔

۱۔ مظلومیت کا اظہار مظلوم کے لئے حکمران، قاضی یا کسی حکومتی عہدے دار کے سامنے شکایت کرنا جائز ہے کہ میرے ساتھ فلاں نے اس طرح ظلم وزیادتی کی ہے۔

۲۔ برائی سے روکنے، سرکش کی اصلاح کرنے پر تعاون حاصل کرنے کے لئے بھی غیبت جائز ہے۔ جو شخص برائی سے روکنے یا کسی کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھتا ہے اسے کہا جائے کہ فلاں یہ برا کام کر رہا ہے تو اسے روک یا اس کی اصلاح کرو وغیرہ۔

۳۔ فتویٰ طلب کرنے کے لئے بھی غیبت مباح ہے، مثلاً مفتی کو کہے کہ زید، بکر یا میرے باپ بھائی یا بیوی یا خاوند وغیرہ نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے اور میرے لئے اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے اگرچہ اس میں بھی بہتر یہی ہے کہ کسی کو خاص (نامزد) نہ کرے۔

۴۔ عام مسلمانوں کو کسی کے شر سے بچانے کے لئے بھی غیبت کی جاسکتی ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔

(ا) ناقابل اعتماد راویوں، گواہوں اور مصنفوں پر جرح کرنا، اس کام کے جائز ہونے پر تمام مسلمان متفق ہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کی حفاظت کے لئے یہ کام واجب ہے۔

(ب) جب کوئی کسی کے متعلق مشورہ طلب کرے تو اسے اس کی خامی کی اطلاع دینا۔

(ج) جب کوئی شخص کسی عیب دار چیز کو خرید رہا ہو تو خریدار کو خیر خواہی کے نقطہ نظر سے عیب کی اطلاع دینا، البتہ ایذا رسانی کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً کوئی شراب خور یا چور غلام یا زانیہ لونڈی خرید رہا ہے تو اس کا عیب خیر خواہی کے لئے بتلانا جائز ہے، ایسے ہی چیز فروخت کرنے والے کے متعلق خبر دینا بھی ہے۔

(د) جب کوئی طالب علم کسی فاسق یا بدعتی سے علم حاصل کر رہا ہو اور اسے اس نقصان کا علم نہ ہو تو خیر خواہی کے ارادے سے اسے نصیحت کرنا ضروری ہے۔

(ھ) ایک شخص حکومتی عہدے دار ہے لیکن نا اہلی یا فاسق ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داری ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کر سکتا تو اس کے متعلقہ افسر کے سامنے اس کی حالت بیان کرنا تاکہ معاملات درست انداز سے انجام پا سکیں تو یہ بھی جائز ہے۔

۵۔ کوئی شخص اعلانیہ گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے یا اپنی بدعت کو عام کر رہا ہے تو اس کے اعلانیہ کئے جانے والے کاموں کا ذکر کرنا درست ہے البتہ اس کے دوسرے امور کا بلا وجہ تذکرہ مناسب نہیں ہے۔

۶۔ تعارف کرانے کے لئے کسی کے ایسے عیب یا لقب کو ذکر کرنا جس کے ساتھ وہ مشہور ہے جیسے لنگڑا' نابینا' چندھا' کانا' لمبا' چھوٹا' موٹا وغیرہ تو یہ بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کسی اور طرح سے تعارف کرایا جائے' البتہ تحقیر کے لئے کسی کے عیب یا لقب کا ذکر کرنا حرام ہے۔[1]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب ذکر کیا ہے "شک و شبہ اور فتنہ و فساد کے عام کرنے والے کی غیبت کے جواز ہونے کا بیان"۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے بعد فرمایا "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعلانیہ فتنہ و فساد کو ہوا دینے والے اور کھلے عام گناہ کرنے والے کی غیبت حرام نہیں ہے"۔ مزید فرمایا "اہل علم کے ہاں شرعی طور پر ہر صحیح کام کے لئے غیبت جائز ہے جیسا کہ اظہار مظلومیت' برائی کے خاتمے کے لئے تعاون حاصل کرنا' فتویٰ معلوم کرنا' عوام الناس کو کسی کے شر سے بچانا' حاکم وقت کو اس کے ماتحتوں کے کردار سے خبردار کرنا' نکاح یا خرید و فروخت کے معاملات میں کسی کو مشورہ دینا ایسے ہی کسی طالب علم کو بدعتی اور فاسق کے پاس حصول کے لئے جانے سے منع کرنا وغیرہ۔[2]

---

[1] شرح النووی: ١٦ / ١٤٢، و الاذکار للنووی: ٢٩٦

[2] فتح الباری: ٤٧١/١٠

الفصل الثانی

چغلی

مبحث : ۱

چغلی کی تعریف

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام غزالی رحمہ اللہ سے ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے ''محفل میں کسی کے متعلق کوئی بات سن کر متعلقہ شخص کو جا کر بتا دینا چغلی ہے''۔ اور اس کی جامع تعریف یوں ہے۔ ''کسی شخص کی کوئی بات یا کام خواہ وہ عیب ہو یا خوبی جس کا اظہار اسے ناپسند ہو کوئی دوسرا اسے لوگوں کے سامنے بیان کر دے تو یہ بھی چغلی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی مالی حالت ظاہر نہیں کرنا چاہتا اور کوئی دوسرا اسے ظاہر کر دے تو یہ بھی چغلی میں شامل ہے''۔[1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ایک روایت میں ''نمّام'' اور دوسری میں ہے کہ ''قتات'' جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ دونوں لفظ چغل خور کے بارے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ جوہری نے کہا ہے کہ لوگ فساد اور شر پھیلانے کی نیت سے ایک دوسرے سے جو باتیں کریں، وہ اہل علم کے ہاں چغلی کہلاتی ہیں''۔[2]

کچھ علماء نے ''قتات'' اور ''نمّام'' کے درمیان یہ فرق کیا ہے کہ ''نمّام'' اسے کہتے ہیں جو خود مجلس میں موجود ہو اور بات سن کر بغرض فساد آگے نقل کرے جبکہ

---

[1] فتح الباری: ۴۷۳/۱۰ ، الاذکار للنووی: ۲۹۸

[2] شرح النووی علیٰ مسلم : ۱۱۲/۲

’’قتات‘‘ وہ ہے جو خود تو مجلس میں موجود نہ ہو لیکن کسی سے سن کر بات دوسروں کے سامنے بیان کرے[1]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا عنوان اس طرح ذکر کیا ہے ’’کونسی چغلی ناپسندیدہ ہے‘‘۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ’’امام بخاری یہاں سمجھانا چاہتے ہیں کہ کافر کی بات بغرض فساد نقل کرنا جائز ہے‘ جیسا کہ کفار کے علاقے میں جاسوسی کرنا اور ان کی قوت کو نقصان دینے والی باتیں نقل کرنا (جائز ہے)‘‘۔[2]

مبحث : ۲

چغلی کا حکم

چغلی کے حرام ہونے پر پوری امت متفق ہے اور اس کی حرمت پر کتاب و سنت اور اجماع امت سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔

مبحث : ۳

چغلی کی وعید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ٥ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ٥ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ٥﴾[3]

---

[1] فتح الباری : ۱۰/۴۷۳ [2] فتح الباری : ۱۰/ ۴۷۲

[3] القلم : ۱۰،۱۱،۱۲

''اور ہرگز کسی ایسے شخص کے دباؤ میں نہ آؤ جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے طعنے دیتا ہے' چغلیاں کھاتا پھرتا ہے' بھلائی سے روکتا ہے' ظلم وزیادتی میں حد سے گذر جانے والا ہے' سخت بداعمال ہے''۔

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝﴾[1]

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہے''۔

۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.[2]

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ''چغل خور کے جنت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے گروپ کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جیسا کہ اس جیسے دوسرے گنہگار لوگ ہیں''۔[3]

اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے کہ گناہ کو گناہ جانتے ہوئے اس کا ارتکاب کرنے والا کافر نہیں مگر یہ کہ اس بارے میں کوئی خاص دلیل موجود ہو۔

۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ

---

[1] الهمزة: ۱

[2] صحيح بخاری: ۷/۷۶، صحيح مسلم: ۱/۱۰۱

[3] فتح الباری: ۱۰/۴۷۳

النَّاسِ.[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں ''العضہ'' کیا ہے؟ یہ لوگوں کے درمیان کی جانے والی چغلی ہے''۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ امام یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ چغل خور اور جھوٹا ایک گھنٹے میں اتنا فساد پھیلا دیتے ہیں جتنا جادوگر ایک سال میں نہیں پھیلا سکتا۔ چغلی بھی جادو کی قسم ہے کیونکہ چغلی اور جادو دونوں میں لوگوں کے درمیان اختلاف' دوست احباب کے دلوں میں نفرت اور شر و فساد پیدا کیا جاتا ہے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ اِنَّهٗ لَكَبِيْرٌ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ' وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رُطَبٍ فَشَقَّهٗ بِاِثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.[2]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ انہیں معمولی کام کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے البتہ انجام کی ہولناکی کے لحاظ سے یہ بڑے کام ہیں۔

۱۔ ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

۲۔ دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔

پھر آپ نے کھجور کی ایک چھڑی منگوا کر اسے درمیان سے چیرا اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا' پھر فرمایا: امید ہے ان کے خشک ہونے تک اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں کمی کر دے گا۔

---

[1] صحیح مسلم: ۲۰۱۲/۴ [2] صحیح بخاری: ۸۵/۷

مبحث : ۴

جس کے پاس چغلی کی جائے اس کی ذمہ داری

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس کے پاس چغلی کی جائے کہ فلاں تیرے متعلق ایسے کہہ رہا تھا یا تیری نقل اتار رہا تھا تو اسے درج ذیل چھ باتوں کا خیال رکھنا چاہئے"۔

۱۔ چغل خور کی بات کی تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ فاسق ہے اور فاسق کی خبر بلا تحقیق قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ اسے چغلی کرنے سے منع کرے اور اس کی قباحت واضح کرے اور نصیحت کرے۔

۳۔ ایسے شخص کو اللہ کے لئے ناپسند کرے کیونکہ وہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے اور جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہو اسے ناپسند کرنا واجب ہے۔

۴۔ اپنے غیر موجود بھائی (جس کی بات نقل کی جا رہی ہے) کے بارے میں برا گمان نہ کرے۔

۵۔ اس چغلی کی وجہ سے تجسس اور کرید شروع نہ کردے۔

۶۔ جس کام سے چغل خور کو منع کر رہا ہے خود وہ کام نہ کرے اور نہ ہی اس کی چغلی آگے نقل کرے کہ فلاں نے ایسا کہا ہے کیونکہ اس طرح وہ خود چغل خور بن جائے گا۔[1]

---

[1] شرح النووی علی مسلم: ۲/۱۱۳، نقلا عن الغزالی' الاذکار للنووی ۲۹۹

مبحث : ۵

ذوالوجہین (دورُخا انسان)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُوالْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ[1]

''سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا دو رخا انسان ہے جو ایک فریق کے پاس آ کر ان کی حمایت کرتا ہے اور دوسرے کے پاس جا کر ان کا ساتھی بن جاتا ہے''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دو رخا پن بھی چغلی کی قسم ہے اور ایسا شخص سب سے برا ہے کیونکہ یہ بھی منافق کی طرح لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے جھوٹ اور باطل کو اختیار کئے رکھتا ہے۔ ہر فریق کے پاس جا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ان کا ساتھی اور دوسروں کا مخالف ہے۔ یہی جھوٹ' دھوکہ' ان کے راز معلوم کرنے اور منافقت کا کام ہے۔ البتہ جو اصلاح کرنے کے لئے ان کے پاس جا کر ہر ایک کو ایسی بات کہتا ہے جس میں دوسرے کا فائدہ ہو اور دوسرے فریق کا عذر ان کے ہاں بیان کرتا ہے ان کی ناپسندیدہ باتوں کو چھپاتا اور خیر سگالی کے جذبات دوسروں تک پہنچاتا ہے تو اس کا یہ کام پسندیدہ اور اچھا عمل ہے''۔[2]

---

[1] صحیح بخاری مع فتح الباری: ۲۶/۶ و ۱۷۰/۱۳، صحیح مسلم: ۲۵۱۱/۴

[2] فتح الباری: ۴۷۵/۱۰

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ[1]

"سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے دنیا میں دو رخ ہیں آخرت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی"۔

مبحث : ٦

چغلی کے اسباب

چغلی اور غیبت کے اسباب مشترک ہیں ان کا ذکر غیبت کے اسباب میں گذر چکا ہے ان کے علاوہ چند اسباب درج ذیل ہیں۔

١۔ جس کی چغلی کر رہا ہے اس کے ساتھ عداوت اور ناپسندیدگی۔

٢۔ جس کے پاس چغلی کر رہا ہے اس کا تقرب حاصل کرنا۔

٣۔ فتنوں کو ہوا دینا' افراد اور معاشرے کے درمیان اختلاف اور نفرت و عداوت پیدا کرنا۔

مبحث : ٧

چغلی کی عادت سے بچنے کا طریقہ

چغلی اور غیبت سے بچنے کا طریقہ ایک جیسا ہے اس کے لئے غیبت کے علاج والی مبحث کی طرف رجوع کریں۔

---

[1] سنن ابی داؤد : ٤/٢٧٨ ، سلسلة الاحاديث الصحيحه : ٨٨٩

مبحث : ۸

جائز چغلی کی جائز صورتیں

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''شرعی ضرورت کے تحت کسی کی شکایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ کسی کو یہ بتلانا کہ فلاں تیرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے یا تیری عزت پر حملہ آور ہونا یا تیرا مال لوٹنا چاہتا ہے' اس طرح جس کام میں عمومی نقصان کا اندیشہ ہوتو حاکم وقت یا سرکاری اہلکار کو خبر دینا کہ فلاں یہ کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے تو اسے اس خبر کی تحقیق کر کے ازالے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس جیسی دیگر شکایات حرام نہیں ہیں بلکہ ان میں سے کچھ تو معاملے کی اہمیت کے پیش نظر پسندیدہ اور واجب ہیں''۔[1]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طرح باب کا عنوان ذکر کیا ہے''دوست کے متعلق کی گئی بات کی اسے اطلاع دینے کا باب''۔ اس باب کے تحت انہوں نے درج ذیل حدیث نقل کی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ: مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَ قَالَ : رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.[2]

---

[1] شرح النووی علی مسلم : ۱۱۳/۲

[2] صحیح بخاری : ۸۷/۷

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کیا تو کسی انصاری نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی رضا مندی کے لئے یہ مال تقسیم نہیں کیا۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی یہ سن کر آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کسی دوست کے متعلق کی گئی بات کی اسے اطلاع دینے میں کوئی مصلحت ہو اور اس سے شر و فساد پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے مطلع کیا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

اختلاف ڈالنے اور شر و فساد کو ہوا دینے کے لئے چغلی کرنا حرام ہے البتہ جھوٹ اور ایذا رسانی سے بچتے ہوئے اصلاح اور خیر خواہی کے لئے کے جذبے سے کسی کی شکایت درست ہے بہت سے لوگ ان دو قسموں میں فرق نہیں کر سکتے اس لئے بہتر اور سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ کسی کی چغلی شکایت سے مکمل اجتناب کیا جائے تا کہ حرام کام اور حرام کے شبہے سے بھی دور رہ سکے ورنہ حرام کام کے مرتکب ہو جانے کا خدشہ رہے گا۔

الباب الثانی

لاعلمی کے باعث اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہنا

الفصل الاول

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ

مبحث : ۱

جھوٹ کی تعریف

کسی چیز کے متعلق خلاف حقیقت خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں خواہ یہ خبر لاعلمی کی وجہ سے غلط ہو یا جان بوجھ کر غلط دی گئی ہو۔ البتہ لاعلمی کی وجہ سے خبر غلط ہونے پر گناہ نہیں جبکہ قصداً غلط خبر دینے پر انسان مجرم ہوگا۔

مبحث : ۲

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کی وعید

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ عام لوگوں پر جھوٹ بولنے سے بڑا گناہ اور گھناؤنا جرم ہے۔ اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾[1]

---

[1] الانعام : ۱٤٤

''پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہنمائی کرے۔ یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔

اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ هُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ ﴾.[1]

''اور ہرگز ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور آخرت کے منکر ہیں اور جو دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ○ ﴾.[2]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں (ہو) اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں (ہو)''۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ﴾.[3]

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے۔ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ

---

[1] الانعام: ۱۵۰ – [2] الصف: ۲، ۳ – [3] الانعام: ۲۱

عَنْ آيَاتِنَا سُوْءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴾[1]

''اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں اس روگردانی کی پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے''۔

خداوند کریم کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴾.[2]

''اے نبی ﷺ کہہ دو جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے''۔

اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴾.[3]

''جھوٹ وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں''۔

حکم الٰہی ہے:

﴿ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾.[4]

''اور یہ جو تمہاری زبانیں احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ

---

[1] الانعام: ۱۵۸- [1] الانعام: ۱۴۴ [2] یونس: ۶۹

[3] النحل: ۱۰۵ [4] النحل: ۱۱۶، ۱۱۷

باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔ دنیا کا عیش چند روزہ ہے آخر کاران کے لئے دردناک سزا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○ ﴾[1]

"اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے دراں حالے کہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو یا جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلہ میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر کے دکھادوں گا کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں لاؤ نکالو اپنی جان آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلے میں سرکشی دکھاتے تھے"۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾[2].

---

[1] الانعام: ۹۳ [2] الاعراف: ۳۳

''اے نبی (ﷺ) ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر تم کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو''۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ [1]

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری طرف جھوٹ گھڑ کر منسوب نہ کرو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ آگ میں داخل ہوگا''۔

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے والد زبیر بن العوام (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس قدر احادیث بیان نہیں کرتے جتنی فلاں فلاں صحابہ بیان کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں لیکن آپ سے سنے ہوئے فرمان (کہ جس نے میرے اوپر جھوٹ بولا اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنالے) کی وجہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب ہو جائے اور اس کی پاداش میں میں سزا کا مستحق بن جاؤں''۔[2]

قَالَ اَنَسٌ : اِنَّهُ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.[3]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ احادیث بیان کرنے میں آپ

---

[1] صحیح بخاری: ۱/۳۵ و صحیح مسلم: ۱/۹- [2] صحیح بخاری: ۱/۳۵

[3] صحیح بخاری: ۱/۳۵ و صحیح مسلم: ۱/۱۰

ﷺ کا یہ فرمان رکاوٹ ہے جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ بنا لے"۔

ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ دوسرے صحابہ احادیث روایت کرنے میں غیر محتاط اور غلط باتیں آپ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں' بلکہ ان صحابہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط کرتے ہیں اور آپ کی طرف غلط بات منسوب ہو جانے کے خدشہ کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں' کیونکہ انسان سے غلطی ممکن ہے جبکہ دوسرے صحابہ اپنے یقین کی بنیاد پر احادیث بیان کر دیتے ہیں تاکہ کتمانِ علم (علم کے چھپانے) کے جرم سے بچ سکیں' اس لئے دونوں فریق اپنی اپنی رائے اور عمل کے لحاظ سے حق بجانب ہیں۔ (مترجم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمُّوْا بِاسْمِیْ وَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ، وَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ وَ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ[1]

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا میرے نام کے مطابق اپنے نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور جس نے عمداً میری طرف غلط بات منسوب کی تو وہ اپنا مقام جہنم کی آگ میں بنا لے"۔

﴿ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ یَقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ﴾.[2]

---

[1] صحیح بخاری: ۱/۳۶ [2] صحیح بخاری: ۱/۳۵

وَفِیْ مُسْلِمٍ "من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فهو احد الکاذبین"[1]

''سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اس کا مقام جہنم کی آگ ہے''۔

صحیح مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا:

''جو شخص مجھ سے کوئی ایسی بات نقل کرے جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ خود بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.[2]

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَىٰ اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهٗ مَالَمْ تَرَ اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ.[3]

''سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب

---

[1] مقدمہ صحیح مسلم : ۱/۹

[2] صحیح بخاری : ۸/۸۱ و مقدمہ مسلم : ۱/۱۱

[3] صحیح بخاری مع الفتح : ٦/٥٤٠

سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے، خواب دیکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف وہ بات منسوب کرے جو آپ کا فرمان نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ[1]

''ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے''۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو بات لوگوں کے فہم سے بالاتر ہو اس کو بیان نہ کرو ورنہ وہ کچھ لوگوں کے لئے گمراہی کا ذریعہ بن جائے گی۔[2]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دینا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کی کافی دلیل ہے''۔[3]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جو شخص ہر سنی ہوئی بات آگے نقل کر دے وہ بچ نہیں سکتا اور نہ ہی کبھی امام بن سکتا ہے''۔

امام عبدالرحمٰن بن معدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کوئی شخص بھی اپنی سنی ہوئی کچھ باتوں کو بیان کرنے سے باز آئے بغیر امام نہیں بن سکتا''۔

---

[1] مقدمہ صحیح مسلم: ۱۰/۱

[2] مقدمہ صحیح مسلم: ۱۱/۱

[3] مقدمہ صحیح مسلم: ۱۱/۱

مبحث : ۳

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کا حکم اور اس کی سزا

۱۔ جمہور اہل علم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا عظیم گناہ اور بڑی تباہی کا سبب ہے لیکن جھوٹ بولنے والا جب تک اس کام کو جائز سمجھ کر نہ کرے دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۲۔ بعض اہل علم رسول اللہ ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والے کو کافر قرار دیتے ہیں کیونکہ کسی حرام چیز کو حلال کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اس حرام کو حلال سمجھتا ہے اور کسی حرام کو حلال کرنا کفر کا کام ہے اس لئے کفر پر آمادہ کرنے والا کام بھی کفر ہے۔ امام نووی اور حافظ حجر رحمہما اللہ نے جمہور اہل علم کی رائے کو ترجیح دی ہے۔

۳۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ اور دوسروں پر جھوٹ بولنا صغیرہ گناہ ہے خود نبی کریم ﷺ نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے آپ نے فرمایا: ”اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ“.[1]

یعنی میری طرف جھوٹ منسوب کرنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے سے مختلف ہے اس لئے ان دونوں کی سزا ایک نہیں ہوسکتی۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ ”جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ

---

[1] صحیح مسلم : ۱/ ۱۰

اپنا مقام جہنم میں بنا لے"۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ پر جھوٹ بولنے والا لمبی مدت یا ہمیشہ کے لئے آگ میں رہے گا جبکہ قوی دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ جہنم میں دائمی قیام صرف کفار کے لئے ہے اس لئے آپ پر جھوٹ بولنے والا ابدی جہنمی نہ ہوگا بلکہ لمبی مدت تک جہنم میں رہے گا۔ واللہ اعلم[1]

۴۔ جس شخص نے ایک حدیث میں بھی قصداً آپ ﷺ پر جھوٹ بولا وہ فاسق بن گیا اور اس کی تمام روایات مردود اور نا قابل احتجاج ہو جائیں گی۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ درحقیقت اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ o إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ o".[2]

"اور وہ رسول ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے اس کی بات جو بات ہے وہ صرف وحی ہے جو اس پر اتاری جاتی ہے"۔

اس لئے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوگا۔

﴿قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ o﴾.[3]

"اے نبی فرما دیجئے جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے"۔

---

[1] فتح الباری : ۱/۲۰۲

[2] النجم : ۳۰۴
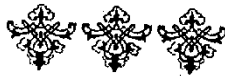
[3] یونس : ۷۹

الفصل الثاني

عام لوگوں پر جھوٹ

مبحث : ۱

جھوٹ کا حکم

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں[1] جھوٹ کے حرام ہونے پر کتاب وسنت میں بہت سے دلائل موجود ہیں اور اس کے حرام ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے' جھوٹ ناپسندیدہ گناہ اور براعیب ہے اس سے نفرت دلانے کے لئے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی یہی روایت کافی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے' جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے''۔

مبحث : ۲

عام جھوٹ کی وعید

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

---

[1] الاذکار للنووی : ۳۲٤

[2] صحیح بخاری : ۱/۱٤ و صحیح مسلم : ۱/۷۸

أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ [1]

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے''۔

✓ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا [2]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی اختیار کرو کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کا متلاشی رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا انسان لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی آگ میں داخل کرتے ہیں۔ اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا اور جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی صحیح میں اس طرح باب کا عنوان ذکر کیا ہے: ''خرید و فروخت میں جھوٹ اور سامان کی حقیقت مخفی رکھنے کے نقصان کا باب'' اس عنوان کے تحت امام صاحب نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَ اِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ

[1] الاسراء: ۳۶ [2] صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۱۳

بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا[1]

''سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے جب تک اپنی جگہ سے جدا نہ ہوں انہیں سودا واپس لینے اور دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ اگر وہ سچ بولیں گے اور چیز کی حقیقت واضح کردیں گے تو انہیں برکت حاصل ہوگی۔ اگر جھوٹ بولیں گے اور سامان کی خامی واضح نہیں کریں گے تو ان کی برکت مٹا دی جائے گی''۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ.[2]

''بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی بات کہتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے تباہی و بربادی ہے''۔

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا ذکر ہے' آپ فرماتے ہیں: آج رات (اس رات سے مراد معراج کی رات ہے) میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ کھڑا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی کنڈی ہے جو اس بیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں داخل کر کے اس گدی تک چیر ڈالتا ہے پھر دوسری طرف سے منہ میں ڈال کر گدی تک چیرتا ہے اتنی دیر میں پہلی جانب درست ہو جاتی ہے وہ پھر اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آگے چلیں۔ اس حدیث کے آخر میں آپ نے فرمایا: تم نے آج رات مجھے بہت سیر کرائی ہے' میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس

---

[1] صحیح بخاری : ۳/۱۱ [2] جامع ترمذی : ۴/۵۵۷ و صحیح ترمذی : ۲/۲۶۸

کے متعلق بتائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس شخص کی باچھیں چیری جا رہی تھیں وہ جھوٹ بولتا تھا اور اس کی بات نقل ہو کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچی تھی۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا''[1]

صحیح بخاری کی ایک روایت اس طرح ہے: نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ جس شخص کی باچھیں، نتھنے اور آنکھیں گدی تک چیری جا رہی تھیں وہ جھوٹ بولا کرتا تھا اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا تھا۔[2]

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ: آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ[3]

''سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے''۔

مبحث : ۳

جھوٹے خواب بیان کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهُ كُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَ لَنْ یَّفْعَلَ وَ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّتْ فِیْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَ كُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۲۵۱/۳ [2] صحیح بخاری مع الفتح : ۴۳۹/۱۲

[3] صحیح بخاری : ۹۵/۷ و ۱۴/۱ ، صحیح مسلم : ۷۸/۱

فِیهَا الرُّوْحَ وَ لَیْسَ بِنَافِخٍ[1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے من گھڑت خواب بیان کیا اسے دو جو (گندم کی قسم) باہم جوڑنے کا پابند کیا جائے گا اور وہ یہ کام نہ کر سکے گا۔ اور جو خفیہ طور پر ان لوگوں کی باتیں سنتا ہے جو اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے دور بھاگتے ہیں آخرت میں اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا - اور جو تصویر بناتا ہے اسے عذاب دیا جائے گا اور تصویر میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے مگر وہ ایسا نہ کر سکے گا''۔

مبحث : ۴

کونسا جھوٹ جائز ہے

عَنْ اُمِّ کَلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا[2]

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْهَا وَ لَمْ اَسْمَعْهُ یُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ: اَلْحَرْبُ وَ الْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهُ وَ حَدِیْثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا[3]

''سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے اچھی بات پہنچاتا ہے اچھی بات کہتا ہے وہ جھوٹا نہیں۔

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۱۲/۴۲۷- [2] صحیح بخاری : ۳/۱٦٦ و صیح مسلم : ۴/۲۰۱۱- [3] صحیح مسلم : ۴/۲۰۱۲

صحیح مسلم میں سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا: لوگ جن باتوں کو جھوٹ قرار دیتے ہیں ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین باتوں کی اجازت دی اور وہ جنگ، لوگوں کے درمیان صلح، اور مرد کی اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے گفتگو ہیں۔

یعنی ان تین معاملات میں ضرورت کے تحت اگر کوئی جھوٹ بولا جائے تو شرعاً اس پر مؤاخذہ نہ ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصلحت کے لئے بعض مواقع پر خلاف حقیقت بات کے درست ہونے کے بارے میں یہ حدیث واضح دلیل ہے اہل علم نے مصلحت کی خاطر کذب کی جائز اقسام کو جمع کیا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے جامع بات امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ "گفتگو حصول مقاصد کا ذریعہ ہے ہر اچھا مقصد جو سچ اور جھوٹ دونوں سے حاصل ہوسکتا ہو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے ممکن ہے البتہ بلا ضرورت جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اگر اچھے مقصد کا حصول سچائی کے ذریعے ممکن نہ ہوتو اگر وہ کام جائز ہے تو جھوٹ بولنا جائز ہوگا اگر وہ مقصد واجب کی حیثیت رکھتا ہے تو اس میں جھوٹ بولنا بھی واجب ہوگا مثلاً کوئی مسلمان کسی ظالم کے ڈر سے چھپا ہوا ہے وہ اس کے متعلق دریافت کرتا ہے تو ایسے موقعہ پر اسے چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہوگا اسی طرح اگر کسی کے پاس امانت ہے اور اس کے متعلق کوئی ظالم و جابر سوال کرے تو اسے چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے اور اگر وہ اس سے قسم اٹھانے کا مطالبہ کرے تو اس پر قسم اٹھانا بھی لازم ہے۔ البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ وہ قسم اٹھاتے ہوئے توریہ کرلے۔ توریہ کا مقصد یہ ہے کہ جن الفاظ سے وہ قسم اٹھا رہا ہے ان کا صحیح مفہوم مراد لے جو اس کے نزدیک سچ ہو خواہ ظاہر الفاظ میں وہ بات دوسروں کے ہاں غلط ہو۔ (مثلاً ڈاکو کسی کو لوٹنے کے لئے اسے کہتے ہیں کہ اپنی رقم

نکالو اس کے پاس رقم روپوں کی صورت میں چھپی ہوئی موجود ہے اب یہ قسم اٹھا لیتا ہے کہ میرے پاس ایک پیسہ نہیں' تو یہ توریہ ہے کیونکہ اس کے پاس واقعۃً پیسے نہیں بلکہ روپے ہیں' یہ قسم اس کے نزدیک درست ہے جبکہ عرف عام کے مطابق غلط ہے۔) [1]

اور اگر وہ یہ تکلف بھی نہ کرے اور صاف جھوٹ بول دے تب بھی ایسے موقع پر حرام نہیں ہے۔ اسی طرح جب بھی کسی صحیح مقصد کے حصول کا انحصار جھوٹ پر ہوتو اس کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی ظالم یا حکمران کسی شخص کو پکڑ کر نقصان پہنچانے کے لئے یا اس کے مال' یا مخفی راز یا کسی مسلمان بھائی کے متعلق اس سے پوچھے تو اس کے لئے اس سے انکار جائز ہے۔ مجبور انسان کی جھوٹ اور سچ کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا موازنہ کرنا چاہیے۔ اگر سچ بولنے سے نقصان زیادہ ہے تو جھوٹ درست ہے اور اگر سچ بولنے کا نقصان نہیں ہے یا معمولی سا ہے تو پھر جھوٹ حرام ہے۔

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے سلف سے منقول بعض ذومعنی کلام جس کے ذریعے انہوں نے کئی مصائب ومشکلات سے نجات حاصل کی ذکر کئے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذومعنی کلام (یعنی دومعنوں والے الفاظ) میں آدمی کے لئے جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ میں کلام میں تعریض (یعنی ذومعنی الفاظ بولنے) کی خداداد صلاحیت کے عوض سرخ اونٹوں کی دولت لینا پسند نہیں کرتا۔

اسلاف میں سے بعض اہل علم کا قول ہے کہ "وہ کلام کے ذریعے مصائب اور سزا سے بچا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں مشرکین کا ایک دستہ ملا اس وقت آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک جگہ تشریف فرما تھے مشرکین نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے

---

[1] الاذکار للنووی: ٣٢٦

سے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہم ''ماء'' یعنی پانی سے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ ''ماء'' ان کے قبیلے کا نام ہے' ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ''یمن میں بہت سے قبائل آباد ہیں شاید یہ انہی سے ہوں گے لہٰذا وہ چلے گئے' جبکہ نبی ﷺ نے سورۃ الطارق کی اس آیت کا مفہوم مراد لیا تھا ''خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝'' یعنی انسان اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

حماد رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی ایسا آدمی آتا جسے وہ ملنا نہ چاہتے تو اپنا ہاتھ داڑھ پر رکھ کر کہتے ''میری داڑھ'' وہ آدمی یہ سمجھ کر کہ شاید ان کی داڑھ میں درد ہے واپس چلا جاتا۔

احمد سے مروزی کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کہاں ہے؟ مروزی احمد کے پاس اندر بیٹھا ہوا تھا اور احمد اسے باہر نہ بلانا چاہتے تھے اس لئے اپنی انگلی دوسرے ہاتھ پر رکھ کر کہا: مروزی یہاں نہیں ہے۔ اس کا یہاں کیا کام ہے؟

اس طرح کے اور کئی واقعات بیان کرنے کے بعد امام ابن القیم رحمہ اللہ نے حیلہ کی تین اقسام ذکر کی ہیں۔

۱۔ حیلہ کی ایک قسم اللہ کے قرب اور اس کی اطاعت کا ذریعہ ہے اور یہ اللہ کے ہاں سب سے بہتر عمل ہے۔

۲۔ حیلہ کی دوسری قسم جائز اور مباح ہے جسے اختیار کرنے والا گنہگار نہیں ہوتا مصلحت کے مطابق اس کا اختیار کرنا یا ترک کرنا راجح قرار دیا جائے گا۔

۳۔ حیلہ کی تیسری قسم حرام ہے اس میں اللہ تعالیٰ اس کے رسول سے دھوکہ کی کوشش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات' اس کی شریعت کو باطل کرنے اور ان کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسا کہ زکوٰۃ نہ دینے اور چوری کرنے کے حیلے تراشنا وغیرہ ہیں ائمہ سلف اور اہل الحدیث نے اسی قسم کو حرام قرار دیا ہے۔

---

۱ اغاثۃ اللھفان : ۱/ ۳۸٤

الفصل الثالث

جھوٹی شہادت

مبحث : ۱

اَلزُّوْر (جھوٹ) کی تعریف

کسی چیز کو خوبصورت بنانے اور حقیقت سے ہٹ کر اس کی صفات ذکر کرنے کو "الزور" کہتے ہیں تاکہ دیکھنے اور سننے والا اسے حقیقت کے برعکس ایسا ہی خیال کرے۔

کبھی شرک بھی "الزور" میں شامل ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی اپنے ماننے والوں کے لئے خوبصورت حتیٰ کہ وہ اسی کو حق سمجھتے ہیں۔

گانا بھی اس ضمن میں آجاتا ہے کیونکہ گلوکار اچھی آواز سے اسے مزین کر دیتا ہے اور سننے والا اسے درست سمجھنے لگتا ہے۔

جھوٹ بھی اسی میں شامل ہے کیونکہ جھوٹ بولنے والا بات کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ دوسرا اسے حق سمجھنے لگتا ہے۔

لہٰذا زور کی جامع تعریف یہ ہوئی کہ "جھوٹ' گانا' شرک اور اس جیسے تمام باطل کام اور کلام جن پر یہ لفظ بولا جا سکتا ہے زُوْر ہیں"۔ اللہ عزوجل نے بھی اپنے بندوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اس لفظ کو عام استعمال کیا ہے کہ رحمٰن کے بندے زور پر حاضر نہیں ہوتے' اس لئے بلا وجہ اس لفظ کو کسی ایک باطل کام کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں ہے۔

مبحث : ۲

جھوٹی شہادت کی وعید

اللہ جل جلالہ نے فرمایا:

﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوْا وَ اِنْ تَلْوُوْا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ٥ ﴾.[1]

''اہل ایمان انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑھتی ہو' فریق معاملہ خواہ مالدار ہ یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ ہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ ﴾.[2]

''اے اہل ایمان اللہ کی خاطر خداترسی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی

---

[1] النساء: ۱۳۵

[2] المائدہ: ۸

گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ' عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کام کرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥ اُولٰئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ٥ ﴾.[1]

''جو لوگ اپنی گواہیوں میں راست بازی پر قائم رہتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے''۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ٥ ﴾.[2]

''(رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گذر جاتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ آثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ٥ ﴾.[3]

''اور شہادت (گواہی) ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت (گواہی) چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں''۔

---

[1] المعارج: ۳۳،۳٤،۳۵

[2] الفرقان: ۲۸۳

[3] البقرة: ۲۸۳

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾[1]

''اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس کے ذمے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے تمہاری حرکات سے اللہ تعالیٰ غافل تو نہیں ہے''۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴾.[2]

''اور اے گواہ بننے والو گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے لئے ادا کرو یہ باتیں جن کی نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا تو اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا''۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿ ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾.[3]

''یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام

---

[1] البقرة : ۱٤٠

[2] الطلاق : ۲

[3] الحج : ۳۰

کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لیے مویشی جانور حلال کئے گئے ماسوائے ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں پس بتوں کی گندگی سے بچو۔ اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴾[1]

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾[2]

''اے نبی (ﷺ)! ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں' وہ تو یہ ہیں کہ بے شرمی کے کام خواہ کھلے یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لئے اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق علم نہ ہو (کہ وہ حقیقت میں اس نے فرمائی ہے)

امام عبدالرحمن بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آیت مذکورہ ﴿وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ عام ہے اس سے معلوم ہوا دین کے متعلق شک کی بناء پر

---

[1] الاسراء: ٣٦

[2] الاعراف: ٣٣

کوئی بھی بات کرنا حرام ہے۔[1]

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ جَلَسَ وَ کَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ: اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ.[2]

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پہلے آپ سہارا لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی بات اور اسے بار بار دھراتے رہے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ آپ خاموش ہو جائیں''۔

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ: صَلّٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْآیَۃَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ.[3]

''سیدنا خزیم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر فرمایا (یاد رکھو) جھوٹی گواہی شرک کے برابر بنا دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بتوں کی گندگی سے بچو، جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو''۔

---

[1] زاد المسیر فی علم التفسیر: ۱۹۲/۳۔ [2] صحیح بخاری: ۱۵۱/۳ و صحیح مسلم: ۹۱/۱ [3] مسند احمد: ۳۲۱/۴

عَنْ اَنَسٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ"۔[1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا اور قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا عنوان اس طرح ذکر کیا ہے۔ "اگر ظلم وزیادتی پر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے"۔

اس کے تحت انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی درج ذیل حدیث نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ

"میری والدہ نے میرے والد سے مطالبہ کیا کہ وہ کچھ مال میرے نام ہبہ کر دے چنانچہ اس نے ہبہ کر دیا' میری والدہ نے پھر تقاضا کیا کہ وہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائے' میں ابھی بچہ تھا میرا والد مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاضری کا مقصد بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی تیرے بچے ہیں؟ میرے والد نے کہا جی ہاں! میرے اور بھی بچے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ' ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ہمیں فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا ہوں"۔[2]

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ: لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ اَوْثَلٰثَةٍ

1۔ صحيح بخاری : ۱۵۱/۳ و صحيح مسلم : ۹۲/۱

2۔ صحيح بخاری : ۱۵۱/۳

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدَ کُمْ قَوْمًا یَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَ یَشْهَدُوْنَ وَ لَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَ یَنْذُرُوْنَ وَ لَا یُوْفُوْنَ وَ یَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ[1]

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا۔ آپ نے فرمایا: پھر وہ لوگ آئیں گے جو امانتوں میں خیانت کریں گے' آگے بڑھ چڑھ کر گواہیاں دیں گے' نذر پوری نہیں کریں گے اور ان کے جسموں پر موٹاپا ظاہر ہوگا''۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ یَجِیْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَ یَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ.[2]

''سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے' پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو بہت زیادہ گواہیاں دیں گے اور قسمیں اٹھائیں گے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیں گواہیاں دینے اور وعدہ کرنے پر سزا دیتے تھے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ

1۔ صحیح بخاری: ۱۵۱/۳ - 2۔ صحیح بخاری: ۱۵۱/۳

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْکَبَائِرُ؟ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْیَمِیْنُ الْغُمُوْسُ قُلْتُ وَمَا الْیَمِیْنُ الْغُمُوْسُ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا کَاذِبٌ[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا' اس نے کہا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی اس نے کہا پھر کونسان گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ڈبو دینے والی قسم تو میں نے پوچھا: ڈبو دینے والی قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایسی جھوٹی قسم جس کے ذریعے کسی مسلمان کا ناحق طور پر مال غصب کیا جائے''۔

قسم کو ڈبو دینے والی اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ قسم اٹھانے والے کو پہلے گناہ میں پھر جہنم کی آگ میں ڈبو دیتی ہے ایسی قسم کا کفارہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ ثابت ہی نہیں ہوتی ہے۔ میرے نزدیک ایسی قسم میں کوئی خیر نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِہٖ وَ الْجَھْلَ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ.[3]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (روزہ رکھ کر) جھوٹی بات کہنے' اس کے مطابق عمل کرنے اور جہالت کو

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۵۵۵/۱۱

[2] فتح الباری : ۵۵۶/۱۱- [3] صحیح بخاری : ۸۷/۷

ترک نہ کیا تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔

مذکورہ آیات و احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی حرام قرار دی ہے کیونکہ یہ کسی کا حق ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے اور اسی طرح سچی گواہی چھپانا بھی حرام ہے اس لئے کہ یہ بھی دوسروں کا حق مارنے کا ذریعہ ہے۔

مبحث : ۳

جھوٹی گواہی وغیرہ کی وجہ سے

پیدا ہونے والے جرائم

جھوٹی گواہی انتہائی خطرناک اور نقصان دہ جرم ہے کیونکہ یہ کئی دوسرے جرائم کی بنیاد ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ جھوٹی گواہی قاضی کو حق سے پھسلانے اور غلط فیصلہ کرانے کا سبب ہے کیونکہ فیصلے کا دارومدار گواہیوں اور دلائل پر ہوتا ہے جب گواہی جھوٹی ہو گی تو ظاہر ہے فیصلہ بھی غلط ہو گا۔ اور اس غلط فیصلے کا تمام تر گناہ جھوٹے گواہ پر ہو گا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَ لَعَلَّ اَحَدَكُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنَ الْآخَرِ فَاَقْضِ لَهٗ نَحْوَمَا اَسْمَعُ[1]

"میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلے کے لئے اپنے مسائل پیش کرتے ہو ممکن ہے کوئی شخص چرب زبانی سے اپنے دلائل پیش کرے تو میں دلائل سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں گا۔

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۲۸۸/۵

۲۔ جھوٹی گواہی جس کے حق میں دی گئی ہے اس پر بھی ظلم ہے کیونکہ گواہ نے جھوٹی گواہی کے ذریعے اسے دوسرے سے حق چھین کر دیا ہے اس طرح دوسرے کا مال ناحق غصب کرنے کی وجہ سے اس کے لئے آگ واجب ہوگئی۔

جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذُهَا [1]

''تم فیصلہ کروانے کے لئے اپنے معاملات میرے سامنے پیش کرتے ہو ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے کی بنسبت اپنے دلائل پیش کرنے میں ماہر ہو اور میں سماعت کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کردوں تو وہ خبردار رہے کہ میں اسے جہنم کی آگ کا ایک حصہ کاٹ کر دے رہا ہوں وہ اس مال کو اپنے لئے حلال جان کر قبول کرنے سے باز رہے (وہ مال اس کے لئے قطعاً حلال نہیں ہے)''۔

۳۔ جن کے خلاف جھوٹی گواہی دی گئی ہے اس پر بھی ظلم ہے کیونکہ اس کے ذریعے ناجائز طریقے سے اسکا مال چھینا گیا ہے تو اس طرح گواہی دینے والا مظلوم کی بد دعا کا مستحق بن گیا ہے اور مظلوم کی بدعا رد نہیں کی جاتی اس کی دعا اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ...... وَذَكَرَ مِنْهُمْ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَ تُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ يَقُوْلُ الرَّبُّ وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِيْنٍ [2]

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۲۸۸/۵

[2] ابوداؤد و الترمذی : ۵۷۸/۵

”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ان میں آپ نے مظلوم کی دعا کا ذکر کیا۔ اسے اللہ تعالیٰ بادلوں سے بلند کرتا ہے اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد ہی کروں“۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ لَهُ النَّارَ وَ حُرِّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ قَالَ اِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ[1]

”جس نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق چھینا اللہ نے اس کے لئے جہنم کی آگ واجب کر دی اور جنت حرام کر دی ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ اگر وہ معمولی سی چیز ہو تب بھی اس پر جنت حرام ہے آپ نے فرمایا: خواہ وہ پیلو کے درخت کی ایک چھڑی ہی کیوں نہ ہو“۔

۴۔ جھوٹی گواہی کے ذریعے مجرموں کو سزا سے بچانا۔ جھوٹی گواہی کا وجود لوگوں کو جرائم پر آمادہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

۵۔ جھوٹی گواہی عزتوں کی پامالی، معصوم انسانوں کے قتل اور ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھانے کا سبب ہے۔ قاضی اور جھگڑے کے دونوں فریق آخرت میں اللہ عزوجل کے سامنے جھوٹی گواہی دینے والے کے مخالف ہوں گے۔

۶۔ جس کے حق میں گواہی دی گئی ہو جھوٹی گواہی کے ذریعے اس کی صفائی بیان کی جاتی ہے حالانکہ وہ مجرم صفائی کا اہل نہیں اور جس کے خلاف گواہی دی گئی ہو اس پر جرح ہوتی ہے حالانکہ وہ مظلوم ہے، تو گویا کہ جھوٹی گواہی دینے والا ظالم کی

---

[1] صحیح مسلم : ۱۲۲/۱

صفائی بیان کرتا ہے اور مظلوم پر جرح کرتا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے' اس طرح جھوٹا گواہ بیک وقت تین جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔جھوٹی گواہی۔ مظلوم پر جرح۔ ظالم کا تزکیہ۔

۷۔ جھوٹی شہادت اللہ کے دین کے متعلق ناحق اور جہالت کی بناء پر بات کرنے کا سبب بنتی ہے اور یہ بہت بڑا فتنہ اللہ کی راہ سے روکنے کا خطرناک ذریعہ' اور لوگوں کی گمراہی کا بڑا بے ہودہ سبب ہے اللہ کے سامنے یہ بہت بڑی جرأت کا کام ہے اور بات کرنے والے کی جہالت یا نفاق اور بے دینی کی واضح دلیل ہے خصوصاً جب وہ حق معلوم ہونے پر بھی باطل سے رجوع نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾[1]

''اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے الزام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو اور جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے' دنیا کا عیش چند روزہ ہے آخر کار ان کے لئے دردناک سزا ہے''۔

جھوٹی شہادتیں اور وہ لوگ جو اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں آج کس قدر پھیل چکے ہیں' جبکہ علم کے باوجود حق چھپانے والے' باطل کا اظہار کرنے والا اور اسے مزین کر کے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینے والے ان سے بھی زیادہ خطرناک ہیں' ایسے لوگوں کے انجام سے اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا وہ آخرت میں سلامت رکھے آمین۔

---

[1] النحل: ۱۱۶،۱۱۷

الباب الثالث

الفصل الاوّل

قذف (تہمت)

مبحث : ۱

قذف کی تعریف

عربی لغت میں کسی چیز کو قوت کے ساتھ پھینکنے کو قذف کہتے ہیں آج کل عموماً اصطلاح میں اس کا استعمال زنا کی تہمت لگانے پر کیا جاتا ہے۔

مبحث : ۲

قذف (تہمت) کی وعید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ○ ﴾[1]

''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں ان کو اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہ خود ہی فاسق ہیں''۔

[1] النور : ٤

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٥ وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٥ ﴾[1]

''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود اپنی ذات کے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو۔ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت) کہے کہ اِس (عورت) پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (مرد اپنے الزام میں) سچا ہو''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٥ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ ﴾[2]

''جو لوگ پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے

[1] النور: ٦ تا ٩ [2] النور: ٢٣، ٢٤

کرتوتوں کی گواہی دیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ٥ ﴾[1]

''جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں اس واقعے کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لئے خیر ہی ہے (اور) جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس شخص نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لئے تو عذاب عظیم ہے''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَاهُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ الرِّبَا وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات مہلک کاموں سے بچو' صحابہ نے عرض کیا یا رسول وہ کونسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک' جادو' ناحق قتل' سود' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا''۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا ''جانتے ہو آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول

---

[1] النور: ۱۱۔ [2] صحیح بخاری: ۱۹۵/۳ و صحیح مسلم: ۹۲/۱

بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا یہ محترم مہینہ ہے' پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون' تمہارے مال اور عزتیں تم پر اس طرح حرام کر دی ہیں جیسا کہ آج کا دن اس ماہ اور شہر میں قابل احترام ہے''۔[1]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد عزتوں کی پامالی کو حرام قرار دینا ہے کیونکہ انسان کی تعریف و مذمت عزت کی بنیاد پر ہی کی جاتی ہے''۔[2]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ عِرْضُهٗ وَ مَالُهٗ.[3]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کا خون' مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَ هُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ كَمَا قَالَ.[4]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر جھوٹی تہمت لگائی آخرت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے' البتہ اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہو تو سزا سے بچ سکتا ہے۔

---

1. صحیح بخاری : ۸۳/۷
2. فتح الباری : ۴۶۴/۱۰
3. صحیح مسلم : ۱۹۸۶/۴
4. صحیح بخاری : ۳۵/۸ و صحیح مسلم : ۱۲۸۲/۳

الفصل الثانی

تنازعات اور بحث مباحثہ

مبحث : ۱

باطل جدال (بحث)

جدال کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ پسندیدہ جدال (بحث):

ہر وہ بحث ہے جو نیک نیتی اور احسن انداز سے حق کی تائید یا حق بات سمجھنے کے لئے کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾.[1]

"اے نبی (ﷺ)! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ' اور ان لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو"۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ﴾.[2]

---

۱ النحل : ۱۲۵ ۲ العنکبوت : ۴۶

"ظالموں کے سوا باقی اہل کتاب کے ساتھ عمدہ طریقے (اچھے انداز) سے بحث کرو"۔

پسندیدہ بحث وہی ہو سکتی ہے جو علم، بصیرت، حسنِ خلق، نرمی شفقت اور عمدہ طرز تخاطب سے کی جائے، اس میں حق بات کی 'دعوت' اس کی خوبی کا ثبوت، باطل کی تردید اور اس کی خرابیوں کو مناسب انداز سے واضح کیا گیا ہو، نیز اس میں اپنی عظمت و بڑائی کا ثبوت اور جیت کے نظریہ کی بجائے عوام الناس کی ہدایت اور اظہار حق کا ارادہ ہونا چاہیے۔

۲۔ ناپسندیدہ جدال (بحث):

ہر وہ بحث جو جہالت (لاعلمی) اور عدم بصیرت کی بناء پر کی جائے اور اس سے باطل کی تائید اور اس کی طرف دعوت دینا مقصود ہو ناپسندیدہ ہے یہی بحث زبان کی آفات میں سے ایک خطرناک آفت ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ o كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ o ﴾[1]

"بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتے ہیں حالانکہ اس کے تو نصیب ہی میں یہ لکھا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا وہ اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور جہنم کا راستہ دکھائے گا"۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ o

---

[1] الحج : ۳،۴

ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ نُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ o ﴾.[1]

''کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کسی علم' ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں تو ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے''۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَ مَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا o ﴾.[2]

''کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات اور تنبیہات کو جو انہیں کی گئی تھیں مذاق بنالیا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ﴾.[3]

''حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل' کوئی بدعملی' کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو''۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَ لَا لِتُمَارُوْا بِهٖ

---

1. الحج : ۹۰۸
2. الکهف : ۵٦
3. البقرة : ۱۹۷

السُّفَهَآءَ وَلَا لِتَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَالنَّارُ اَلنَّارُ[1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس لئے علم حاصل نہ کرو کہ اس کی وجہ سے تم علماء پر فخر کرو گے اور کم عقلوں سے بحث کرو گے اور نہ ہی اس لئے کہ من پسند مجالس میں شرکت کرو گے پس جس شخص نے ان مقاصد کے لئے علم حاصل کیا تو اس کے لئے آگ ہی آگ ہے''۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کم عقلوں سے جھگڑنے' اہل علم سے بحث کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ اور اپنی گفتگو کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اجر کے طالب رہو' کیونکہ یہ دائمی یا باقی رہنے والا ہے اور اس کے علاوہ سب کچھ ختم ہو جانے والا ہے''۔[2]

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا: مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝[3]

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہدایت کے بعد جو قوم بھی گمراہ ہوئی وہ بحث و مباحثہ میں مشغول ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی یہ بات انہوں نے محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے بلکہ (درحقیقت) وہ جھگڑالو قوم ہیں''۔[4]

---

[1] سنن ابن ماجه : ۹۳/۱ و صحیح ابن ماجه : ۴۶/۱

[2] سنن دارمی : ۸۰/۱- [3] جامع ترمذی : ۳۷۸/۵ و ابن ماجه : ۱۹/۱ و صحیح جامع الترمذی : ۱۰۳/۳- [4] الزخرف : ۵۸

جس نے اللہ کی خاطر ناحق (باطل) بحث و مباحثہ ترک کر دیا تو اس کے لیے نبی ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے' آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَ اِنْ کَانَ مُحِقًّا وَ بِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَ اِنْ کَانَ مَازِحًا وَ بِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ۔[1]

''جس نے حق پر ہونے کے باوجود بحث و مباحثہ جھگڑا ترک کر دیا تو میں اس کے لئے جنت کے گردونواح گھر کا ضامن ہوں اور جس نے بطور مزاح بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تو میں اس کے لئے جنت کے وسط میں گھر کا ضامن ہوں اور جس کا اخلاق اچھا ہے تو میں اس کے لئے جنت کے اعلیٰ مقام میں گھر کا ضامن ہوں''۔

ناحق جدال کے اسباب

ناحق جدال کے کئی اسباب ہیں جس میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ غرور و تکبر

۲۔ علم و شرف کا اظہار

۳۔ کسی کی خامی کا اظہار اور ایذا رسانی کے لئے اس پر زیادتی کرنا

ان اسباب کا علاج اللہ عزوجل کی طرف توبہ اور رجوع ہے اپنے علم و شرف کے اظہار پر آمادہ کرنے والے تکبر اور دوسرے کی تحقیر پر آمادہ کرنے والی عداوت کو ختم کرنا ہے۔

---

[1] سنن ابی دائود : ۲۵۳/٤

مبحث : ۲

جھگڑے اور تنازعات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَافِيْ قَلْبِهٖ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ ﴾[1]

''انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار اللہ کو گواہ بناتا ہے مگر حقیقت میں وہ حق کا بدترین دشمن ہوتا ہے۔ اور جب اسے اقتدار حاصل ہو جائے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے' کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ڈر' تو اس کو اپنے وقار کا خیال گناہ پر جما دیتا ہے' ایسے شخص کے لئے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے''۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ.[2]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] البقرة: ٢٠٤، ٢٠٦

[2] صحيح بخاری مع الفتح: ١٠٦/٥ و صحيح مسلم: ٢٠٥٤/٤

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ سخت جھگڑالو شخص ہے''۔

''اَلْـدُّ الْـخَـصِـم'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے بہت جھگڑا کرے ناحق حجت بازی کرے اور حق بات قبول نہ کرے۔

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْاَيِسَ مِنْ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَ لٰكِنْ فِى التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ.[1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب کے نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے البتہ وہ ان کے درمیان فتنہ وفساد کو ہوا دینے کی کوشش کرتا ہے''۔

اب شیطان نمازیوں کو لڑائی جھگڑے، بغض وعداوت، فتنہ وفساد اور گناہوں پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: اِنَّ الـلّٰـهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِىٍّ، جَوَّاظٍ، سَخَابٍ فِى الْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٌ بِالَّيْلِ، حِمَارٌ بِالنَّهَارِ، عَالِمٌ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ.[2]

''سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر تندخو متکبر، مال جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے والے، بہت شور مچانے والے جھگڑالو، رات کو مردار کی طرح بے حس ہو کر سونے والے، دن کو گدھے کی طرح کام کرنے والے، امور دنیا (جو اللہ سے دور کرنے والے ہیں) میں

---

[1] صحیح مسلم : ۲۱٦٦/٤

[2] سنن الکبری بیھقی : ۱۹٤/۱۰ و سلسلة الاحادیث الصحیحة : ۲۰۱/۱

ماہر اور امور آخرت (جو وہاں اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں) سے جاہل کو ناپسند کرتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.[1]

''اللہ تعالیٰ بے ہودہ گوئی کرنے والے اور کوشش کر کے بے ہودگی کو اختیار کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ'' قَالَهَا ثَلَاثًا.[2]

''اپنے اقوال و افعال میں غلو اور کرید کرنے والے ہلاک ہو گئے''۔ یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا.[3]

''یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو جو دوران گفتگو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دے پسند نہیں کرتا''۔

بلیغ سے مراد وہ شخص ہے جو کسی عظیم آدمی کی تحقیر یا کسی حقیر کی تعظیم یا کسی پر اپنی بڑائی کے اثبات کے لئے وضاحت کا اظہار کرے اور حصول اقتدار کے لئے اسے وسیلہ بنائے' یا باطل کو حق کی شکل میں مزین کر کے' پیش کرے یا حق کو باطل بنا کر پیش کرے

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح: ۴۵۲/۱۰ و صحیح مسلم: ۲۰۰۲/۴ و سنن ابی داؤد: ۲۵۱/۴

[2] صحیح مسلم: ۲۰۵۵/۴

[3] جامع ترمذی: ۱۴۱/۵ و مسند احمد: ۱۶۵/۲ و صحیح الترمذی: ۳۷۵/۲

یا حکمرانوں کے سامنے اپنی عظمت و بڑائی یا سفارش کی قبولیت کے لئے وضاحت کا اظہار کرے۔ (اپنی زبان سے بتکلف ظاہر کرتا ہے جیسا کہ گائے اپنے جبڑے کو ہلاتی ہے)

اسے گائے کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح گائے چارہ کھاتے ہوئے اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے اسی طرح یہ بھی دوران گفتگو اپنی زبان دانتوں اور ہونٹوں پر پھیرتا ہے۔

مبحث : ۳

غصہ اور تنازعات کا علاج

غصہ کا علاج مسنون دعاؤں کے ساتھ دو طرح ممکن ہے۔

۱۔ پرہیز: بلا شبہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اور غصہ سے پرہیز یہ ہے کہ اس کے اسباب سے اجتناب کیا جائے۔ غصہ آنے کے اسباب میں سے چند درج ذیل ہیں جن سے ہر مسلمان کو پرہیز کرنا ضروری ہے۔

تکبر، خود پسندی، دوسروں پر فخر کا اظہار، حرص و طمع، غرور نامناسب مذاق دوسروں کی تحقیر وغیرہ۔

۲۔ علاج: جب غصہ آجائے تو اس کا علاج چار چیزوں سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ شیطان کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنی چاہیئے یعنی جب انسان کو غصہ آجائے تو اسے ''أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' پڑھنا چاہیئے[1]

۲۔ اگر کسی کو غصہ آجائے تو اسے وضو کر لینا چاہیئے تاکہ پانی کے استعمال کرنے سے اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔[2]

---

[1] سورة الاعراف : ۲۰۰ و صحیح بخاری مع الفتح : ۵۱۸/۱۰ و صحیح مسلم : ۲۰۱۵/۴

[2] سنن ابی داوٗد : ۲۴۹/۴ و قال الشیخ عبدالعزیز بن باز اسناده جید

۳۔ غصے والے شخص کو اپنی حالت تبدیل کر لینی چاہیے مثلاً کھڑا ہے تو بیٹھ جائے بیٹھا ہے تو لیٹ جائے یا اس جگہ سے باہر چلا جائے یا کلام کرنے سے رک جائے وغیرہ[1]

۴۔ غصے پر قابو پانے کی فضیلت اور ثواب نیز غصہ کے نتیجہ میں جلد ہی یا دیر سے ہونے والی بات رسوائی (ندامت) کو یاد کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ مَاشَآءَ۔[2]

''جو شخص غصہ نکالنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصہ پر قابو پا لیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر فرمائے گا کہ جنت کی حوروں میں سے جسے تو چاہے پسند کر لے''۔

---
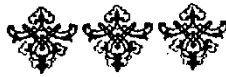
[1] مسند احمد: ۱۵۲/۵ و سنن ابی داؤد: ۲۴۹/۴

[2] سنن ابوداؤد: ۲۴۸/۴ و جامع الترمذی: ۶۰۶/۴ و صحیح الترمذی: ۲۰۵/۲

الفصل الثالث

زبان کی فحش گوئی

مبحث : ۱

فحش گوئی کی وعید

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾[1]

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لئے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لئے کسی سے کچھ کہے تو البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے گا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے''۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ وَ كَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝﴾[2]

''اللہ پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو

---

[1] سورة النساء : ١١٤ [2] سورة النساء : ١٤٨

اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

یعنی اللہ تعالیٰ بے ہودہ گوئی اور زبان سے ایذا رسانی کو پسند نہیں کرتا البتہ مظلوم ظالم پر بددعا یا اس کی برائی اعلانیہ ذکر کر سکتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اللہ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی دوسرے پر بددعا کرے البتہ مظلوم ظالم پر بددعا کر سکتا ہے"۔[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾[2]

"کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کے لئے ایک نگران ہر وقت موجود رہتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾[3]

"حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے"۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْعَرِیِّ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ[4]

"سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے کے رسول کونسا مسلمان افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور

---

[1] صفوة التفاسير للصابونى : ١/ ٣١٤

[2] سورة ق : ١٨

[3] سورة الفجر : ١٤

[4] صحيح بخارى ١/ ٩ و صحيح مسلم : ١/ ٦٥

زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنَ فِيْهَا يَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بندہ سوچے سمجھے بغیر ایسی بات کر دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان مسافت سے بھی زیادہ دور جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے''۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يَرٰی بِهَا بَاْسًا فَيَهْوِیْ بِهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ لا پرواہی سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دینے والی بات کو معمولی جانتے ہوئے کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں ستر برس کے لئے جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے''۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقٰی لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقٰی لَهَا بَالًا يَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ.[3]

---

[1] صحیح بخاری : ۱۸۴/۷ و صحیح مسلم : ۲۲۹۰/۴

[2] سنن ابن ماجه : ۱۳۱۳/۲ صحیح ابن ماجه : ۳۵۸/۲

[3] صحیح بخاری : ۱۸۵/۷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان لا پرواہی سے اللہ کی رضا کا ایک کلمہ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ اس کے کئی درجات بلند فرما دیتا ہے اور کبھی انسان لا پرواہی سے اللہ کی ناراضگی کا ایک کلمہ بولتا ہے اور اس کی وجہ سے جہنم کی آگ میں جا گرتا ہے''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِیْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.[2]

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اپنی زبان اور عصمت کی حفاظت کرنے کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

عَنِ الْمُغِيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَ مَنْعَ وَ

---

[1] صحيح بخاری : ۱۸٤/۷ و صحيح مسلم : ۶۸/۱

[2] صحيح بخاری : ۱۸٤/۷

هَاتِ وَ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ.[1]

''سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر اُدھر کی باتوں' زیادہ سوال کرنے' مال کے ضیاع (مال کو ضائع کرنے) بخل وطمع' والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے''۔

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ.[2]

''سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اللہ کی خوشنودی کی بات کرتا ہے جس کی اہمیت کا اسے اندازہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لئے اپنی رضامندی مقرر کر دیتا ہے۔ اور ایک شخص اللہ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اسے اس کے (نقصان) کا اندازہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کے لئے اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے''۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ: قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا".[3]

---

[1] صحیح بخاری: ۱۸۳/۷

[2] صحیح بخاری: ۱۸۵/۷ و مؤطا مالك: ۹۸۵/۲

[3] صحیح مسلم ۶۵/۱ و مسند احمد: ۴۱/۳

''سیدنا سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اقرار کر کہ میرا رب اللہ ہے اور اس پر قائم رہ' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے لئے سب سے خطرناک چیز کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا یہ (سب سے خطرناک چیز ہے)

(وَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ یَجْبُذُ لِسَانَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَهُ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ.[1]

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے تو انہوں نے کہا: ٹھہریئے اللہ آپ کو معاف فرمائے (آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی نے ہی مجھے مصائب ومشکلات میں گرفتار کرایا ہے''

عَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ اَحْبَطْتُ عَمَلَکَ.[2] وَ یَذْکُرُ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَکَلَّمَ بِکَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْیَاهُ وَ آخِرَتَهُ.[3]

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا (اس پر) اللہ

---

[1] موطا مالك: ٩٨٨/٢

[2] صحيح مسلم: ٢٠٢٣/٤

[3] مسند احمد: ٣٢٨/٢ و سنن ابى داوٗد: ٤٩٠١

تعالیٰ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر (اتنی جرأت سے) قسم اٹھاتا ہے کہ فلاں کو معاف نہ کروں گا بلاشبہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور تیرے عمل برباد کر دیئے ہیں"۔ (صیاد اپنے جال میں خود پھنس گیا)

بیان کیا جاتا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایک کلمہ بولنے کی وجہ سے اس کی دنیا و آخرت برباد ہو گی"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَ اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ[1]

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ اللہ کے ذکر سے خالی گفتگو کی کثرت دلوں میں سختی پیدا کرتی ہے اور لوگوں میں سے سنگدل انسان اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو گا"۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ : اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَ اِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا.[2]

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن

---

[1] سنن الترمذی: ٤/٦٠٧ و قال عبدالقادر الأرنؤط اسناده حسن انظر الاذکار للنووی تحقیق الا رنووط: ٢٨٥

[2] سنن الترمذی: ٤/٦١٥ صحیح الترمذی: ٢/٢٨٧

آدم صبح اٹھتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر جا ہم تیرے ساتھی ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی تیرے ساتھ ہی ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ وَ فِيْ عَجُزِهِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذَالِكَ كُلِّهٖ؟ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ قَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ[1]

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے ان سب کا خلاصہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے! آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اسے قابو میں رکھو (اس پر کنٹرول کرو) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہماری گفتگو پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا تجھے تمہاری ماں گم پائے لوگوں کو اوندھے منہ آگ میں گرانے والی ان کی زبانوں کی کمائی ہی تو ہے''۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ[2]

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ سخت جھگڑالو انسان ہے!''۔

---

[1] سنن ترمذی: ۵/۱۱ و قال حدیث حسن صحیح

[2] صحیح بخاری: ۱۰۰ و صحیح مسلم: ۴/۲۰۵۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ: تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ : "اَلْفَمُ وَ الْفَرْجُ".[1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہونے کا سبب کونسی چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق' پھر سوال کیا گیا کہ جہنم میں داخلے کا سب سے بڑا سبب کونسی چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زبان اور شرمگاہ"۔

مبحث : ۲

ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا

"سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر رات کی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آج صبح میرے کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے اور کچھ کفر کرنے والے بن گئے جس نے کہا ہمیں اللہ کے فضل وکرم سے بارش نصیب ہوئی وہ مومن ہے اور وہ ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں کے ساتھ ایمان لانے والا ہے"۔[2]

---

[1] سنن الترمذی : ٤/٣٦٣ و صحیح الترمذی : ٢/١٩٤

اس حدیث سے معلوم ہوا بارش برسانے یا اسے روک لینے کا اختیار صرف اللہ عزوجل کے پاس ہے جس میں کوئی برج' ستارہ' نبی' ولی بزرگ اس کا شریک نہیں ہے اور جو اللہ کے اس اختیار میں کسی کو شریک تسلیم کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا۔ (مترجم)

مبحث : ۳

غیر اللہ کی قسم اٹھانا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا[1]

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَ اللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَ لَا اٰثِرًا۔[2]

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں آباؤ اجداد کے ناموں کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے' حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میں نے کسی کا ذکر کرتے ہوئے اور کسی سے نقل کرتے ہوئے کبھی غیر اللہ کی قسم نہیں اٹھائی''۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ

---

[1] ابوداؤد : ۲۲۳/۳ و صحیح الجامع : ۲۸۲/۵

[2] صحیح بخاری : ۲۲۱/۷ و صحیح مسلم : ۱۲۶۶/۳

وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : اَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ایک جماعت میں دیکھا کہ وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباء واجداد کی قسمیں اٹھانے سے منع کرتا ہے' لہٰذا جس نے قسم اٹھانی ہے تو وہ صرف اللہ کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے''۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ.[2]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کعبۃ اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ ''غیر اللہ کی قسم نہیں اٹھائی جاتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا آپ نے فرمایا کہ اس نے شرک کیا''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: وَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔[3]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لات اور عزیٰ کی قسم اٹھاتا ہے وہ لا الہ الا اللہ پڑھے اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا آؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے''۔

1۔ صحیح بخاری ۹۸/۷ و صحیح مسلم : ۱۲۶۷/۳

2۔ سنن ترمذی وغیرہ صحیح ترمذی : ۹۹/۲

3۔ صحیح بخاری (۵۱/۶) صحیح مسلم (۱۲۶۷/۳)

مبحث : ۴

جھوٹی قسم اور احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾[1]

''اے اہل ایمان! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملاؤ جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اور اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے''۔

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ❶ وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی ہے اور وہ مسافروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔ ❷ وہ انسان جو حصول دنیا کی خاطر حاکم وقت کی بیعت کرتا ہے اگر اسے مال مل جائے تو خوش ہوتا ہے اور اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتا ہے ❸ وہ شخص جو عصر کے وقت (اپنا سامان مہنگے داموں بیچنے کے لئے) اللہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ اس کے مال کے بدلے اسے اتنی رقم ملتی ہے (لیکن اس نے بیچا نہیں) گاہک اسے سچا سمجھ لیتا ہے (اور مہنگے داموں اس کا سامان خرید لیتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا

---

[1] سورة البقرة آیت : ٢٦٤

خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم ﴾[1][2]

''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ قیامت کے روز ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے''۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ قَرَاَهَا رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْذَرٌّ: خَابُوْا وَ خَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَ الْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحِلْفِ الْكَاذِبِ.[3]

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دن قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام نہیں فرمائے گا' نہ اِن کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے تکلیف دہ عذاب ہو گا۔ آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ لوگ تو ناکام و نامراد ہو گئے' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا!

1. اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا۔
2. احسان کرکے جتلانے والا۔
3. جھوٹی قسم کے ذریعے مال فروخت کرنے والا''۔

---

[1] سورۃ آل عمران: ۷۷ [2] صحیح بخاری: ۷۵/۳ و صحیح مسلم: ۱۰۳/۱
[3] صحیح مسلم: ۱۰۲/۱

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحِلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ.[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا کہ (جھوٹی) قسم سامان فروخت کروا دینے والی اور برکت ختم کر دینے والی ہے''۔

مبحث : ۵

شہنشاہ نام رکھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْنَعُ الْاَسْمَآءِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰی بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے گھٹیا اور ذلیل نام شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے''۔

مبحث : ٦

زمانے کو گالی دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِيْنِیْ اِبْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ اَنَا الدَّهْرُ

---

[1] صحیح بخاری : ۱۲/۳ و صحیح مسلم : ۱٦۸۸/۳

[2] صحیح بخاری : ۱۱۹/۷ و صحیح مسلم : ۱٦۸۸/۳

بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں' میرے ہاتھ میں تمام معاملہ ہے (اور) میں ہی رات دن کو پھیرتا ہوں''۔

مبحث : ۷

نوحہ کرنا (بین کرنا)

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا اِمْرَاَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ: اُمُّ سُلَيْمٍ وَ اُمُّ الْعَلَاءِ وَ ابْنَةُ اَبِي بْنِ سَبْرَةَ اِمْرَاَةُ مُعَاذٍ وَ اِمْرَاَتَيْنِ اَوْ اِبْنَةُ اَبِي سَبْرَةَ وَ اِمْرَاَةُ مُعَاذٍ وَ اِمْرَاَةٌ اُخْرٰى.[2]

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی' لیکن ہم میں سے صرف پانچ عورتوں نے یہ عہد پورا کیا' ام سلیم' ام العلاء' معاذ کی بیوی (یعنی ابو سبرہ کی بیٹی) اور دو دیگر عورتیں یا (ام عطیہؓ نے) کہا معاذ کی بیوی اور ابو سبرہ کی بیٹی اور ایک دوسری عورت''۔

عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ' وَالنِّيَاحَةُ وَ قَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ

---

[1] صحیح بخاری: ٦/٤٠ و صحیح مسلم: ٤/١٧٦٢

[2] صحیح بخاری: ٢/٨٢ و صحیح مسلم: ٢/٦٤٥

مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [1]

''سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت کی چار باتیں ہیں جنہیں یہ نہ چھوڑیں گے (اپنے) حسب ونسب پر فخر (دوسرے کے) نسب پر طعن' ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا' اور نوحہ کرنا (بین کرنا) مزید فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت نے اگر موت سے قبل توبہ نہ کی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کی قمیض اور خارش کی چادر ہوگی''

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر شدید تکلیف کے باعث غشی طاری ہوگئی تو ان کے اہل خانہ میں سے بعض نے نوحہ کرنا شروع کر دیا لیکن غشی کی وجہ سے وہ انہیں روک نہ سکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: اَنَا بَرِیءٌ مِّمَّنْ بَرِیءٌ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِیءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَ الْحَالِقَةِ وَ الشَّاقَّةِ.

''یعنی میں ان لوگوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کا اظہار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے والی' سر مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی سے بری ہیں'' [2]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. [3]

---

[1] صحیح مسلم : ۲/ ٦٤٤

[2] صحیح بخاری : ۲/ ۸۳ و صحیح مسلم : ۱/ ۹۹

[3] صحیح بخاری : ۲/ ۸۳ و صحیح مسلم : ۱/ ۹۹

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رخسار پیٹے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت والی باتیں کیں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

مبحث : ۸

بولی (قیمت) بڑھانا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَ لَا تَصُرُّوا الْغَنَمَ وَ مَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النّٰظِرِيْنَ بَعْدَ اَنْ يَحْتَلِبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَ اِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر سے سامان لانے والے قافلہ سے راستے میں نہ ملو اور دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو' قیمت نہ بڑھاؤ' شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے' جانوروں کا دودھ نہ روک رکھو' جو شخص کوئی ایسا جانور خریدے تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے ورنہ وہ جانور اور اس کے ساتھ ایک صاع (قریباً اڑھائی کلو) کھجور واپس کر دے''۔

---

[1] صحیح بخاری : ۲۶/۳ و صحیح مسلم : ۱۱۵٤/۳

مبحث : ۹
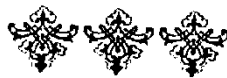
خلاف حقیقت مدح

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مُحَالَةَ فَلْیَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهُ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ کَذَا وَ کَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ مِنْهُ.[1]

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے کی تعریف شروع کر دی تو آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی آپ نے یہ کلمات کئی بار دہرانے کے بعد فرمایا' اگر کوئی لازماً (ضرورت کے تحت) اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہتا ہے تو یوں کہے کہ میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے میں اللہ کے مقابلے میں کسی کی صفائی بیان نہیں کرتا البتہ میں اس کو ایسا ایسا آدمی سمجھتا ہوں' لیکن یہ بات بھی اسی وقت کرے جب اس کے بارے میں یہ جانتا ہو''۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عنه قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَ یُطْرِیْهِ فِیْ مَدْحِهٖ فَقَالَ: اَهْلَکْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.[2]

---

[1] صحیح بخاری: ۱۵۸/۳ و صحیح مسلم: ۲۲۹٦/٤

[2] صحیح بخاری: ۱۵۸/۳ و صحیح مسلم: ۲۲۹۷/٤

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے اسے بڑھا رہا تھا تو آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا' یا آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کمر توڑ دی ہے''۔

''ابن ابطال نے فرمایا مدح کرنے سے منع کا مقصد یہ ہے کہ ممدوح کی مبالغہ بھری مدح سے اس میں خود پسندی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور وہ اپنی صفات و تعریفات پر اعتماد کرتے ہوئے عمل ضائع اور نیکی کے جذبے کو ختم کر دے گا۔ اس لئے علماء نے اس حدیث (مداحین کے منہ میں مٹی ڈالو) کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ جو شخص لوگوں کے سامنے کسی کی تعریف میں مبالغہ کرتا ہے تو اس کے منہ میں مٹی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے، ورنہ حقیقت پر مبنی مدح اور خصوصاً جس سے ممدوح میں خیر و صلاح اور بہتری کی توقع ہو تو وہ مدح جائز ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی ناجائز تعریف کے بارے میں فرمایا کہ تعریف کرنا ممدوح کو ذبح کر دینے کے مترادف ہے''۔[1]

''ہمام بن حارث فرماتے ہیں ایک شخص نے مجلس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف شروع کر دی تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل اوپر اوٹھ کر اس (مدح کرنے والے) کے چہرے پر کنکریاں پھینکی' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مداحین کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم دیا ہے''۔

---

[1] صحیح مسلم: ۲۲۹۷/٤

مبحث : ۱۰

جائز مدح

جو مدح بے موقع غلو والی اور ممدوح کے بگاڑ کا باعث ہو تو وہ یقیناً زبان کے لئے آفت ہے' البتہ جو غلو سے خالی اور فتنہ کا باعث نہ ہو تو وہ درست ہے- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمان بھائی کی کسی اچھی صفت پر اس کی تعریف کرنے والے شخص کے باب میں فرمایا ہے کہ'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سلام کے سوا کسی شخص کے متعلق نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے''۔[1]

اس حدیث میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے دیگر صحابہ کے اہل جنت میں سے ہونے کے بارے میں اپنی معلومات کی نفی فرمائی ہے جبکہ ورنہ دوسرے صحابہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ مبشرہ اور بعض دیگر صحابہ کے جنتی ہونے کی شہادت دی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ سِقَّيْهِ قَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ.[2]

'' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کی مذمت بیان کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میری چادر ایک جانب سے لٹک جاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر تو ان (تکبر کرنے والوں) میں سے نہیں ہے''۔

اس طرح کی مدح درست اور زبان کی آفت میں شامل نہیں ہے' جائز مدح

---

[1] صحیح بخاری : ۸۷/۷ [2] صحیح بخاری : ۸۷/۷

کا اصول یہ ہے کہ وہ بے موقع نہ ہو اور اس سے ممدوح میں خود پسندی اور بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ فضائل صحابہ اور ان کے اوصاف جمیلہ سے متعلقہ تمام احادیث اس قسم کی مدح کے درست ہونے کی دلیل ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو تو شیطان اسے چھوڑ کر دوسری راہ پر چلتا ہے''۔[1]

ممدوح میں پائی جانے والی خوبی پر اس کی تعریف ممنوع نہیں اس لئے کہ اشعار اور خطبوں میں رسول اللہ ﷺ کی مدح کی جاتی تھی اور آپ مداحوں کے چہروں پر مٹی نہیں ڈالتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں بہت سی احادیث ممدوح کی موجودگی میں اس کی تعریف کرنے سے متعلق آئی ہیں' علماء نے ان احادیث میں اس طرح موافقت پیدا کی ہے کہ ممدوح کے سامنے تعریف سے منع کرنے والی احادیث بے موقع غلو پر مشتمل اور ممدوح کو بگاڑنے والی مدح کے ناجائز ہونے کے متعلق ہیں اور جس شخص کے کمالِ تقویٰ' صاحبِ عقل اور جہاں دیدہ ہونے کی وجہ سے بگڑنے کا خدشہ نہ ہو اور مدح بھی حقیقت پر مبنی ہو تو اس کے سامنے تعریف جائز ہے' خصوصاً جب اس تعریف سے کوئی دینی مصلحت' مثلاً اعمال صالحہ میں سبقت' ان پر دوام اور ان کے کرنے میں رغبت ورشک دلانا مقصود ہو تو یہ پسندیدہ عمل ہے۔[3]

---

[1] صحیح بخاری مع الفتح : ۱۰/۴۸۹ و صحیح مسلم : ۴/۱۸۶۴

[2] فتح الباری : ۱۰/۴۷۷

[3] شرح نووی علی مسلم : شرح نووی علی مسلم : ۱۸/۱۲۶

مبحث : ۱۱

ذاتی عیوب کا اظہار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ وَ اِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ یَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ : یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ بَاتَ یَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ یُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ[1] وَ لَفْظُ مُسْلِمٍ وَ اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ وَ الْمَجَانَةُ عَدَمُ الْمُبَالَاةِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ۔[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے: کھلے عام گناہ کرنے والوں کے سوا میری تمام امت معاف کر دی جائے گی۔ اور اظہارِ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور صبح لوگوں سے کہے کہ میں نے رات یہ کام کیا ہے' حالانکہ اللہ نے پوری رات اس پر پردہ ڈالے رکھا اور یہ صبح اللہ کا پردہ اپنے آپ سے اتار دیتا ہے۔ اور صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں اعلان یہ ہے کہ آدمی اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ کرے''۔

۱۔ صحیح بخاری : ۸۹/۷

۲۔ صحیح مسلم : ۲۲۹۱/٤

مبحث : ۱۲

گالی گلوچ اور مومنوں سے مذاق (استہزاء) کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾[1]

''اے اہل ایمان! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب سے پکارو ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دو، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو پھر بھی وہ صحابہ کے

[1] سورة الحجرات : ١١ [2] صحيح مسلم : ٤/١٩٦٧

ایک مد یا نصف مد (تقریباً آدھے کلو یا ایک پاؤ) صدقہ کا اجر حاصل نہیں کر سکتا"۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"خبردار! صحابہ کو گالی دینا حرام اور کبیرہ گناہ ہے' خواہ وہ اپنے زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنوں میں شریک رہے ہوں یا نہ' کیونکہ انہوں نے ان جنگوں میں شریک ہونے یا نہ ہونے کا اجتہاد کیا تھا اور اجتہاد کرنے والا اگر غلطی کرے تو پھر بھی اسے ایک اجر حاصل ہوتا ہے"۔[1]

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَ لَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذَالِکَ۔[2]

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی پر گناہ یا کفر کا الزام لگاتا ہے اور وہ اس سے بری ہے تو یہ الزام خود اسی (الزام لگانے والے) کی طرف لوٹ آتا ہے"۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ کُفْرٌ۔[3]

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے"۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ

---

[1] شرح نووی علی مسلم: ۹۳/۱۶

[2] صحیح بخاری مع الفتح: ۴۶۴/۱۰

[3] صحیح بخاری: ۱۷/۱ و صحیح مسلم: ۱۸/۱

كَانَ كَمَا قَالَ : وَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان بھائی کو اے کافر کہہ کر پکارتا ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے اگر مخاطب واقعتاً کافر ہے تو بجا' ورنہ کہنے والا (خود) کافر ہو جاتا ہے''۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْمُبْتَدِيءِ مِنْهُمَا مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی بکنے والے جو بھی کہتے ہیں اس کا گناہ آغاز کرنے والے پر ہے' جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے''۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو گالی دینے والوں میں سے ہر ایک دوسرے کو گالی دیتا ہے لیکن اس کا گناہ گالی کا آغاز کرنے والے پر ہو گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی پہلے شخص سے زیادہ بیہودہ گالی نہ دے ورنہ زیادتی کا گناہ دوسرے شخص پر اور باقی گناہ ابتداء کرنے والے پر ہو گا۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَ هُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَ مَنْ اِدَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَ لْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ وَ لَيْسَ كَذَالِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.[3]

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

---

[1] صحیح بخاری : ۹۷/۷ و صحیح مسلم : ۷۳/۱

[2] سنن ابی داؤد : ۲۷۴/۴

[3] صحیح مسلم : ۸۰/۱

آپ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کی بجائے دوسرے شخص کی طرف کی تو کافر ہو گیا' جس نے کسی دوسرے کی چیز پر ملکیت کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس نے کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر مخاطب کیا اور وہ شخص حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو کہنے والا خود اس حالت پر آ جاتا ہے''۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء نے اسے مشکل احادیث میں شمار کیا ہے' کیونکہ اس کا ظاہری حکم مراد نہیں ہے اس لئے کہ اہل حق کسی مسلمان کو قتل و زنا وغیرہ کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیتے' ایسے ہی کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان کو کافر کہنا کبیرہ گناہ ہے' اس عقیدہ کی وجہ سے حدیث کی تفسیر میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔

۱۔ حدیث میں مذکورہ وعید ان گناہوں کو حلال اور جائز سمجھنے والے کے لئے ہے۔

۲۔ آدمی کا اپنے بھائی پر عیب گیری اور اسے کافر قرار دینے کا گناہ خود اسی کی طرف پلٹ آئے گا (اور وہ گنہگار بن جائے گا البتہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہ ہو گا)

۳۔ حدیث میں مذکورہ گناہوں کی وعید خوارج کے لئے ہے جو مومنوں کو کافر قرار دیتے ہیں لیکن یہ رائے ہے' کیونکہ محققین دیگر اہل بدعت کی طرح خوارج کو بھی کافر نہیں کہتے ہیں۔

۴۔ اس وعید سے مراد یہ ہے کہ ان گناہوں کو اختیار کرنے والا آخر کار کفر تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ گناہ کفر تک پہنچنے کے اسباب ہیں اور کثرت سے ایسے گناہ کرنے والے کے بارے میں خدشہ ہے کہ اس کا انجام کفر ہو جائے۔

۵۔ اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کا فتویٰ خود اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔ گویا کہ خود اس نے اپنے آپ کو کافر قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنے ہی جیسے ایک مسلمان کو کافر کہا ہے یا اس نے ایسے شخص پر کفر کا الزام لگایا ہے جسے کوئی دین

اسلام کا منکر اور کافر ہی یہ الزام دے سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان:

(جو شخص اپنے باپ کی بجائے دوسرے کی طرف اپنا نسب نامہ منسوب کرتا ہے وہ کافر ہے) کی دو تفسیریں ہیں''۔

۱۔ یہ دھمکی اس کے متعلق ہے جو اس حرام کام کو حلال جانتے ہوئے کرے۔

۲۔ حدیث کے لفظ ''کفر'' سے مراد احسان' نعمت' اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کے حق کا انکار ہے وہ کفر مراد نہیں جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے بلکہ وہی کفر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے کثرت سے آگ میں داخل ہونے کا سبب ذکر کرتے ہوئے فرمایا:''تَكْثُرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ'' یعنی تم زیادہ لعنت کرتی ہو اور خاوند کا کفر کرتی ہو پھر وضاحت فرمائی اس کفر سے مراد احسان فراموشی اور خاوند کی نافرمانی ہے۔[1]

امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں غیر ارادی طور پر کثرت سے استعمال ہونے والے ناپسندیدہ الفاظ میں سے کسی کا اپنے مخالف کو گدھا' سانڈ' بکرا' کتا وغیرہ کہنا دو لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اس سے مسلمان کو تکلیف پہنچی ہے۔[2]

جانوروں پرندوں اور دیگر حیوانات کو گالی گلوچ کرنا بھی ممنوع ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ.[3]

''سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرغے کو گالی نہ دو کیونکہ یہ تو نماز کے لئے بیدار کرتا ہے''۔

---

[1] شرح نووی علی صحیح مسلم : ۴۹/۱

[2] الاذکار للنووی : ۳۱۴

[3] سنن ابی داؤد : ۳۲۷/۴ و صحیح الجامع : ۱۶۱/۶

مبحث : ۱۳

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَ الِدَیْہِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ ؟ قَالَ : نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَ یَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے' صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا''۔

گویا اس نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ یہ ان کو گالی دینے کا ذریعہ بنا ہے۔

مبحث : ۱۴

لعنت

لعنت کے معنی اللہ کی رحمت سے دور کرنا ہے' مومن کی صفت لعنت' ملامت' بد خلقی اور بے ہودہ گوئی نہیں ہے بلکہ یہ چیزیں کمزور ایمان والے فاسقوں کی عادات ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری : ۶۹/۷ و صحیح مسلم : ۹۲/۱

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاکِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ[1]

''سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِیْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.[2]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرنا سچے انسان کو زیب نہیں دیتا''۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[3]

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرنے والے آخرت میں سفارشی اور گواہ نہیں ہوں گے''۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ.[4]

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت اس کے غضب اور آگ کے عذاب کی بددعا نہ دو''۔

عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

1. صحیح بخاری: ۲۲۳/۷ و صحیح مسلم: ۱۰۴/۱
2. صحیح مسلم: ۲۰۰۵/۴ و سنن الترمذی: ۳۷۱/۴
3. صحیح مسلم: ۲۰۰۶/۴ : سنن ابی داؤد : ۲۷۸/۴
4. سنن الترمذی: ۳۵۰/۴ و قال حسن صحیح ؛ سنن ابی داؤد: ۲۷۷/۴

وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَ لَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ.[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت و ملامت کرنے والا بداخلاق اور بیہودہ گو نہیں ہوتا''۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا. ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لَعَنَ فَاِنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا وَّ اِلَّا رَجَعَتْ اِلَى قَائِلِهَا.[2]

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے پس آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے لیکن جب اسے کسی طرف راستہ نہیں ملتا تو ملعون (جس پر لعنت کی گئی ہے) اگر اس کا حق دار ہو تو اس کی طرف چلی جاتی ہے ورنہ وہ لعنت کرنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے''۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَ اِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ.[3]

---

[1] سنن الترمذی و حسنہ : ۳۵۰/۴

[2] سنن ابی داؤد : ۲۷۷/۴

[3] سنن ابی داؤد : ۲۷۸/۴ و سنن الترمذی : ۳۵۱/۴ و صحیح ترمذی : ۱۸۹/۲

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے حکم دی گئی ہے اور جو کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اور وہ اس کا مستحق نہیں تو یہ لعنت کرنے والے کی طرف واپس پلٹ آتی ہے"۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ اِمْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ۔[1]

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محو سفر تھے کہ ایک انصاری عورت کی اونٹنی بدک گئی تو اس نے اونٹنی پر لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اس پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے' عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا کہ میں اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے اور کوئی بھی اسے نہیں پکڑتا ہے"۔

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم : ٤/٢٠٠٤

[2] صحیح مسلم : ٤/٢٠٠٥

''سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہی ایک لونڈی اونٹنی پر سوار ہو کر جا رہی تھی کہ تنگ پہاڑی راستہ آ گیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہا حلال ہو جائے اے اللہ اس اونٹنی پر لعنت فرما' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر اللہ کی لعنت ہے''۔

مبحث : ۱۵

غیر معیّن کفار اور فاسقوں پر لعنت کا جواز

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے تمام اہل اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ صالح مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے البتہ بری صفات کے حامل لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے مثلاً یوں کہنا کہ اللہ ظالموں پر لعنت فرمائے' کافروں اور یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے' اللہ فاسقوں اور مصوروں پر لعنت فرمائے اس کے بعد امام نووی رحمہ اللہ نے غیر معیّن افراد پر لعنت کرنے کے بہت سے دلائل ذکر کیے جن میں سے چند درج ذیل ہیں[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.[2]

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ

---

[1] الذكار للنوى : ۳۰۳ [2] صحيح مسلم ۱/ ۳۷۶ و صحيح بخارى : ۲/ ۹۰

[3] صحيح مسلم : ۱؍۳۷۶ و صحيح بخارى : ۲/ ۹۰

لَعَنَ وَالِدَیْهِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَنَارَ الْاَرْضِ[1]

''اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے والے' بدعتی کو پناہ دینے والے' والدین پر لعنت کرنے والے اور زمین کی حدود کے نشانات میں تبدیلی کرنے والے پر''۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کی پیشانی کو گرم لوہے سے داغ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَ سَمَهٗ''[2]

یعنی اللہ تعالیٰ اسے داغ دینے والے پر لعنت فرمائے۔

قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَ ذَکْوَانَ وَ عُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ.[3]

''رسول اللہ ﷺ کی بددعا: اے اللہ رعل اور ذکوان قبائل پر لعنت فرما اور عصیہ قبیلہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے''۔

یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔

معاصی کا ارتکاب کرنے والے خاص شخص مثلاً یہودی' عیسائی' ظالم' زانی' مصور' چور' سود خور وغیرہ پر لعنت احادیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق حرام نہیں ہے۔ البتہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص پر بھی لعنت کے حرام ہونے کے قائل ہیں ماسوائے اس شخص کے جس کی موت کفر پر واقع ہوئی ہے۔ جیسے ابولہب' ابوجہل' فرعون' ہامان

---

[1] صحیح مسلم : ۱۵۶۷/۳

[2] صحیح مسلم : ۱۶۷۳/۳

[3] صحیح مسلم : ۱۹۵۳/٤

وغیرہ' کیونکہ لعنت کا معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنا ہے اور ہمیں اس خاص و فاسق کے خاتمے کا علم نہیں کہ اس کی موت کس حال میں واقع ہوئی ہے کسی انسان کے لئے بددعا کرنا بھی لعنت کے قریب قریب ہے خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو جیسے یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ اس کا جسم ٹھیک نہ کرے وغیرہ۔[1]

مؤلف کتاب فرماتے ہیں بہتر بات وہی ہے جسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے کہ معاصی کا ارتکاب کرنے والے خاص شخص پر لعنت جائز نہیں ہے ماسواء اس آدمی کے جس کے متعلق ہمیں یقین ہو کہ اس کی موت کفر کی حالت میں ہوئی ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کے متعلق ہم نے سنا ہے کہ وہ گناہوں سے آلودہ رہے یا وہ کفار تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور ان کا انجام اچھا ہوا اور وہ حق کے معاون و مددگار بن گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَاقَدَّمُوْا.[2]

''مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں''۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ.[3]

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ فوت شدگان کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے تم (ان کے) زندہ (عزیز و اقارب) کو تکلیف پہنچاؤ گے''۔

---

[1] الاذکار للنووی : ۳۰۳

[2] صحیح بخاری مع الفتح : ۲۵۸/۳

[3] سنن الترمذی : ۳۵۳/۴ و صحیح الترمذی : ۱۹۰/۲

مبحث : ۱۶

مشیّتِ الٰہی میں غیر کا شرک

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ وَ لٰكِنْ قُولُوا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ[1]

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے (وہی ہوگا) بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے''۔

کسی بات کو اللہ عزوجل کی مرضی کے ساتھ جوڑنے کے تین مرتبے ہیں۔

۱۔ جو اکیلا اللہ چاہے وہی ہوگا یا اکیلا اللہ نہ ہوتا تو یہ کام ایسے ہو جاتا۔ یہ سب سے افضل مرتبہ ہے۔

۲۔ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے وہی ہوگا یا اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں نہ ہوتا تو کام نہ ہوسکتا' یہ مرتبہ جائز ہے۔

۳۔ جو اللہ اور فلاں چاہے وہی ہوگا یا اگر اللہ تعالیٰ اور فلاں نہ ہوتے تو یہ کام نہ ہو سکتا' یہ مرتبہ جائز نہیں ہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد: ۴/۲۹۰ و مسند احمد: ۵/۳۸۴

مبحث : ۱۷

معاملات کو اللہ کے سپرد نہ کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَ فِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَ اسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَ لَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَذَا کَانَ کَذَا وَ کَذَا وَ لٰکِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقت ور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر ہے جب کہ دونوں میں بھلائی موجود ہو۔ اپنے اندر اچھے کاموں کا شوق پیدا کرو، جو چیز تمہیں نفع دے اس پر حرص کرو، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور عاجز نہ بنو اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو اس سے بچ جاتا' بلکہ یوں کہو اللہ نے یہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا کیونکہ ''اگر مگر کہنے سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے''۔

مبحث : ۱۸

یہ کہنا کہ لوگ برباد ہو گئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ[2]

---

[1] صحیح مسلم: ٢٠٦٢/٤ ، [2] صحیح مسلم: ٢٠٢٤/٤

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی یہ کہتا ہے لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود ان سے زیادہ ہلاک ہوا''۔

اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کی مذمت کی گئی جو لوگوں کو حقیر اور ان کے اعمال کو کم تر اور اپنے آپ کو ان سے افضل سمجھتے ہوئے کہتا ہے کہ لوگ برباد ہو گئے' البتہ جو شخص خود اپنی ذات میں اور دوسروں میں دین پر عمل کرنے میں غفلت اور سستی پر افسوس کرتے ہوئے ایسی بات کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس حدیث کا مفہوم اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آدمی مسلسل لوگوں کی برائیوں اور خامیوں کا تذکرہ کرتا رہتا ہے تو اس طرح ان کی غیبت کرنے اور خود پسندی' تکبر وغیرہ گناہوں کی وجہ سے دوسروں سے زیادہ ہلاکت اور بربادی کا مستحق بن جاتا ہے[1]

مبحث : ۱۹

گانا بجانا اور حرام اشعار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ٥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِىْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ٥﴾[2]

''اور بعض لوگ لغو باتوں کو خریدتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ

---

[1] شرح النووی علی صحیح مسلم : ۱۷۵/۱۶

[2] سورة لقمان : ۶-۷

کی راہ سے بہکائیں اور اسے مذاق بنائیں ایسے لوگوں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں (بہرے پن) کا بوجھ ہے پس آپ اسے دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے''۔

صحابہ کرام قرآن کریم کا مطلب ومفہوم بہتر سمجھتے ہیں اسی لئے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم 'لهو الحديث' سے مراد گانا ہے' اور اسے انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ... اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ o وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَo وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَo[2,3]

''میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے''۔ (پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی)

''کیا تم قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو روتے نہیں اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو''۔

اشعار کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ جس میں اسلام' مسلمانوں' حق اور اہل حق کی مدح ہے ان اشعار کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ جس میں ناجائز طور پر لوگوں کی تعریف یا مذمت کی گئی ہے یا اس میں کسی پر

۱۔ تفسیر ابن کثیر : ۴۴۲/۳ ۲۔ سورة النجم : ۵۹'۶۱

۳۔ صحیح بخاری مع الفتح : ۵۱/۱۰

جھوٹ بہتان باندھا گیا ہے تو یہ قسم حرام ہے اور زبان کی بہت بڑی تباہ کاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ○ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴾[1]

"شاعروں کی پیروی وہ لوگ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں' کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا کہ وہ (شعراء) ہر وادی (بیابان) میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں' لیکن جو (شعراء) ایمان لائے' نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا (وہ ان جاہل شعراء سے مختلف ہیں) اور ظالم جلد ہی اپنا ٹھکانہ جان لیں گے"۔

مبحث : ۴۰

جھوٹا وعدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی کرنا (۳) امانت میں خیانت کرنا[2] آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَ اِذَا حَدَّثَ

---

[1] سورة الشعراء: ۲۲۴، ۲۲۷

[2] صحيح بخارى مع الفتح: ۱/۸۹ و صحيح مسلم: ۱/۷۸

كَذَبَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ[1]

''جس میں چار نشانیاں پائی گئیں وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک نشانی پائی گئی تو اس میں نفاق کا چوتھا حصہ ہوگا یہاں تک کہ اسے ترک کر دے۔ امانت میں خیانت کرنا' جھوٹ بولنا' وعدہ خلافی کرنا' جھگڑتے ہوئے گالی بکنا''۔

مبحث : ۲۱

دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ لَهُ: لَوْ اَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ اِنِّيْ اُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا لَا اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَ لَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا اَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: وَ مَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْمَعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ فُلَانُ مَاشَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَا آتِيْهِ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيْهِ[2]

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں لوگوں نے ان سے کہا اگر آپ فلاں کو نصیحت کریں تو کیا ہی اچھا ہو' تو انہوں نے جواب دیا میں

---

[1] صحيح بخاري مع الفتح: ۸۹/۱ و صحيح مسلم : ۱۸/۱

[2] صحيح بخاري : ۹۰/۴ و صحيح مسلم : ۲۲۹۰/۴

تمہیں سنانے کے لئے اس سے بات کر کے برائی کا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا البتہ میں اسے علیحدگی میں سمجھاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سننے کے بعد اپنے کسی حکمران کو یہ نہیں کہا کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر آگ میں جھونکا جائے گا تو اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر لڑھک جائیں گی اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگا رہا ہو گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے' جہنم والے اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں تو تو دنیا میں ہمیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا تھا' تیرا یہ کیا حال بنا ہوا ہے' تو یہ جواب دے گا میں تمہیں نیک اعمال کرنے کا حکم دیتا مگر خود نہ کرتا تھا اور برے اعمال سے منع کرتا مگر خود ان سے باز نہ آتا تھا''۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اپنے کمال کو پہنچنے تک نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کا فریضہ سرانجام نہ دے۔ اگر حدیث کا یہی مطلب ہوتا کہ صرف کامل لوگوں نے ہی یہ فریضہ ادا کرنا ہے تو چند افراد کے سوا کوئی بھی یہ ذمہ داری ادا نہ کرتا۔

حدیث کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان پر دو چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ انسان خود اپنی ذات کو اعمال صالحہ کا حکم دے' برے اعمال سے روکے اور علم یعنی کتاب وسنت کے مطابق عمل کرے۔

۲۔ علم وحکمت اور بصیرت کے ساتھ دوسروں کو اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

جب آدمی اخلاص نیت کے ساتھ ایک فریضہ ادا کرے گا تو اس نے آدھی ذمہ داری ادا کر دی اور آدھی باقی رہ گئی' اگر پہلا واجب ادا نہ کرنے کی وجہ سے دوسرا بھی ادا نہ کرے گا تو اللہ کے نزدیک دوہرا مجرم ٹھہرے گا۔ واللہ اعلم

مبحث : ۲۲

خاوند یا بیوی کے راز ظاہر کرنا

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَ تُفْضِيُ اِلَيْهِ ثُمَّ يُنْشُرُ سِرَّهَا۔[1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا انسان وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے پھر اس کے راز پھیلا دیتا ہے''۔ یہ سب سے بڑی خیانت ہے۔

مبحث : ۲۳

اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھانا

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ لَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَ مَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ۔[2]

''سیدنا ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص

---

[1] صحیح مسلم : ۲/ ۱۰۲۰

[2] صحیح بخاری مع فتح الباری : ۱۰/ ٤٦٤ و مسلم : ۱/ ۱۰۵

اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا' انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا اس پر ضروری نہیں اور جو آدمی کسی چیز یا آلہ سے خودکشی کرتا ہے اسی کے ساتھ جہنم میں اسے عذاب دیا جائے گا مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے ایسے ہی کسی مومن کو کافر کہنا بھی اس کے قتل کے مترادف ہے''۔

مبحث : ۴۴

فاسق کو سردار بنانا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ[1]

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی منافق کو سردار نہ کہو کیونکہ اگر تم نے اسے سردار بنایا تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی منافق و فاسق کو سردار بنانا تو دور کی بات ہے اسے زبان سے سردار کہنا بھی جائز نہیں ہے۔

[1] سنن ابی داؤد: ۲۹۵/۴ و مسند احمد: ۳۴۶/۳ و صحیح الجامع: ۱۷۰/۶

مبحث : ۲۵

بخار کو گالی دینا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْاُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتْ : اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ: لَا تَسُبِّيْ الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.[1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام میتب کے پاس گئے تو پوچھا اے سائب یا میتب کی ماں تو کیوں کانپ رہی ہے' اس نے کہا مجھے بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے گالی نہ دو کیونکہ یہ اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کرتا ہے جیسی بھٹی لوہے کا زنگ اتار دیتی ہے''۔

[1] مسلم : ۱۹۹۳/٤

الفصل الرابع

زبان کی حفاظت فرض ہے

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر عقل مند بالغ مسلمان پر فضول باتوں سے زبان کی حفاظت کرنا فرض ہے جس کسی بات کا نفع ونقصان برابر ہو تو ایسی بات کرنے سے باز رہنا مسنون ہے، کیونکہ کبھی جائز کلام انسان کو حرام یا مکروہ بات تک پہنچا دیتی ہے بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔[2]

''کسی انسان کا فضول باتوں کو ترک کر دینا اس کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت ہے''۔

شاعر نے کیا خوب کہا:

اِحْفَظْ لِسَانَکَ اَیُّهَا الْاِنْسَانُ لَا یَلْدَغَنَّکَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ

کَمْ فِی الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِیْلِ لِسَانِهٖ کَانَتْ تَهَابُ لِقَآءَهُ الشُّجْعَانٗ

''اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر یہ اژدھا ہے کہیں تجھے ڈس نہ لے اپنی زبان کے ڈسے ہوئے کتنے ہی ایسے لوگ قبرستان میں پہنچ چکے ہیں کہ جس کا سامنا کرنے سے بہادر بھی گھبراتے تھے''۔

دوسرا شاعر یوں آفات زبان کی قباحت بیان کرتا ہے:

''انسان اپنی زبان کی لرزش سے مر سکتا ہے، جب کہ پاؤں پھسلنے سے اس کی

---

[1] الاذکار: ۲۸٤

[2] ترمذی: ٤/٥٥٨ و ابن ماجه: ۲/۱۳۱٦ و صحیح ترمذی: ٦/١٦٩

موت واقع نہیں ہوتی' (اور) زبان کی لرزش اس کا سر کاٹ دیتی ہے جب کہ پاؤں کی لرزش سے آنے والا زخم کچھ عرصہ میں صحیح ہو جاتا ہے''۔

اس لئے کسی مسلمان کو اپنے منہ سے کوئی فضول لفظ نہ نکالنا چاہئے صرف وہی بات کرے جس سے دین میں کوئی فائدہ کی امید ہو' ہر مرتبہ بولنے سے پہلے یہ دیکھے کہ میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی فائدہ ہے یا نہیں' اگر فائدہ نہیں تو بات کرنے سے باز رہے اور اگر فائدہ ہے تو یہ دیکھے کہ کیا اس بات کی وجہ سے زیادہ مفید اور اہم بات سے محروم تو نہیں ہو رہا' اس لئے کم نفع والی بات کی وجہ سے اہم بات کو ضائع نہ کرنے اور زبان کی حرکت کے ذریعے دل کی کیفیت معلوم کی جا سکتی ہے۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دل ہنڈیا کی مانند ہیں اور زبانیں دلوں کے چمچے کی طرح ہیں' جب آدمی کلام کر رہا ہوتا ہے تو زبان اس کے دل کا ذائقہ (میٹھا کھٹا' کڑوا وغیرہ) بیان کر دیتی ہے اور اس چمچے کے ذریعے دل کا ذائقہ معلوم ہو جاتا ہے جس طرح ہنڈیا میں موجود کھانے کا ذائقہ زبان کے ساتھ چکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ انسان کے لئے حرام خوری' زنا' ظلم' چوری' ڈاکہ شراب نوشی وغیرہ سے بچنا تو آسان ہے مگر زبان کی حرکت سے بچنا مشکل ہے۔ حتیٰ کہ ایک آدمی دین' زہد و تقویٰ اور عبدیت میں کمال کو پہنچا ہوتا ہے مگر لاپرواہی سے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کہہ دیتا ہے' جس کی وجہ سے جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے' اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث ہے

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کو معاف نہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میرے متعلق ایسی جرأت کر کے کہتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا میں نے اسے بخش دیا اور تیرے اعمال کو برباد کر دیا ہے''۔[1]

---

[1] مسلم: ٤/٢٠٢٣

اب دیکھیے کہ اس عابد و زاہد نے ایک عرصہ تک اللہ کی عبادت کی مگر ایک صرف جملے نے اس کی تمام عبادت کو برباد کر دیا۔ ایسے کتنے ہی ظلم وستم برائی اور بے حیائی سے بچنے والے متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں کہ جن کی زبانوں سے زیادہ فوت شدہ انسانوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں۔

سلف صالحین اکثر اپنا محاسبہ کیا کرتے تھے' ایک بزرگ عالم کو خواب میں دیکھا گیا کہ اس سے سوال ہوا تیرا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا میں ایک جملے کی وجہ سے روک دیا گیا ہوں' میں نے کہا تھا کہ لوگ کس قدر بارش کے محتاج ہیں تو اللہ کی طرف سے مجھے کہا گیا تجھے معلوم نہیں کہ میں اپنے بندوں کی مصلحت کو بہتر سمجھتا ہوں۔

ایک صحابی نے اپنی لونڈی سے کہا دستر خوان لاؤ ہم اس کے ساتھ کھیلیں پھر فرمایا میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں' میں ہر بات کرنے سے پہلے اسے لگام ڈالتا ہوں لیکن یہ بات بغیر لگام ڈالے مجھ سے نکل گئی ہے۔[1]

سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو پکڑ کر کہہ رہے تھے تجھ پر افسوس ہے' اچھی بات کہہ کر نفع حاصل کرے یا برائی سے خاموشی اختیار کر کے سلامت رہ' ورنہ تجھے بہت جلد ندامت اٹھانی پڑے گی۔[2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے اس زمین پر میری زبان سب سے زیادہ قید کیے جانے کی مستحق ہے۔[3]

اعضائے انسانی میں سب سے آسان حرکت زبان کی ہے مگر بندے کے لیے یہی سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

سلف وخلف میں سے اکثر علماء اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ انسانوں کے

---

[1] الجواب الكافي لا بن قيم : ۲۸۱

[2] جامع العلوم والحكم لابن رجب : ۲٤۱ [3] جامع العلوم و الحكم : ۲٤۲

منہ سے نکلنے والی تمام باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اگرچہ بعض علماء صرف نیکی اور برائی تحریر کیے جانے کے قائل ہیں زبان کی دو بڑی مصیبتیں ہیں اگر ایک سے نجات پا جائے تو دوسری سے نہیں بچ سکتا۔

۱۔ کلام کرنے کی آفت۔ ۲۔ خاموش رہنے کی آفت۔

موقع کی مناسبت سے ان میں سے ہر ایک کا گناہ دوسری مصیبت سے بڑا ہوتا ہے' حق بات کو ظاہر کرنے کے موقع پر خاموش رہنے والا دین سے لاپرواہ' ریاکار' اللہ کا نافرمان اور گونگا شیطان ہے۔ باطل کا اظہار کرنے والا بھی اللہ کا نافرمان اور بولنے والا شیطان ہے۔

بہت سے لوگ اپنے بولنے اور خاموش رہنے کے معاملے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے جب کہ بہترین اور صراط مستقیم پر چلنے والے وہی لوگ ہیں جو باطل سے زبانوں کو محفوظ رکھتے ہیں اور مفاد اخروی کی خاطر کلام کرتے۔ آپ ان میں سے کسی کو بھی فضول گوئی کرنے والا نہیں پائیں گے' کہاں یہ کہ وہ آخرت میں نقصان دینے والی بات کریں۔

قیامت کے روز ایک شخص پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئے گا لیکن وہاں پہنچ کر احساس ہوگا کہ اس کی زبان نے ان سب کو برباد کر دیا ہے اور دوسرا شخص پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر حاضر ہوگا مگر وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوگا کہ اس کی زبان نے ذکر اللہ کی کثرت اور اظہارِ حق کے باعث ان گناہوں کو اس سے مٹا دیا ہے اس لئے مختصر سی نصیحت چاہنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو' وہ بات نہ کہو جس سے کل معذرت کرنا پڑے اور لوگوں سے ناامید ہو جاؤ'' [1] یہ ایسی تین نصیحتیں ہیں جو بھی اس پر عمل کرے گا فلاح پا جائے گا' اسی لئے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے جب سوال کیا کہ کامیابی کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی زبان کو روک کر رکھو' اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہ پر رویا کرو'' [2]

---

[1] صحیح ابن ماجه : ٢/ ٤٠٥ و مسند احمد : ٥/ ٤١٢

[2] جامع الترمذي : ٤/ ٦٠٥ و صحيح الجامع : ١٣٨٨

خاتمہ

الحمد للہ اس اہم موضوع پر حسب استطاعت تحقیق اور اہتمام کے بعد یہ تالیف تکمیل کو پہنچی' یہ کتاب مخلص علماء و محققین کے لئے قابل توجہ ہے کیونکہ زبان کو اتحاد امت خیر و فلاح کی اشاعت میں استعمال کرنا مسلمان کے لئے مفید ہے اور امت اسلامیہ کے افتراق و انتشار میں اس کا استعمال افراد اور معاشرہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ زبان کا غلط استعمال اسلامی معاشرے بلکہ افراد اور خاندان کے لئے بھی ضرر رساں ہے' اسی سے خاوند' بیوی' دو بھائیوں اور دوستوں بلکہ ملکوں اور حکومتوں میں بھی اختلافات اور جدائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں امانت علمیہ کا مکمل خیال رکھوں اور ہر قول کو اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کروں۔ میں نے احادیث نبویہ کی تخریج کر دی ہے اور اپنی معرفت کے مطابق کوشش کی ہے کہ اس تالیف میں کوئی ضعیف حدیث ذکر نہ کی جائے کیونکہ مرجوع اقوال اور ضعیف احادیث کے تذکرے سے قرآن کریم اور صحیح احادیث نبویہ کا تذکرہ کہیں بہتر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

''قرآن کریم حدیث نبوی اور فہم دین کے سوا تمام علوم محض مشاغل ہیں' اصل علم وہی ہے جس میں یہ کہا جائے کہ ہمیں فلاں محدث نے فلاں سے حدیث بیان کی اور اس کے سوا سبھی شیطانی خیالات ہیں''۔

میں اللہ علی العظیم سے اس کے اسمائے حسنہ اور بلند صفات کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے اعمال کو اپنی رضا کے لئے خاص کر دے اور ہمیں علم نافع کے حصول اور اعمال صالح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یقیناً وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ وَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَ بَارَكَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ وَ خِيَرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.